عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۳ | ۱۹ تا ۲۵ رشوال ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ راگست ۲۰۱۴ء | شمارہ: ۳۱

قادیانی گروہ کے بارے میں چند سوالات

قوت واقتدار کے جدید ذرائع

ذکری فرقہ اور قادیانیت میں مشابہت

گوجرانوالہ واقعہ کے اصل محرکات

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

حج وعمرہ کی فضیلت

س:...... جو لوگ حج یا عمرہ کے لئے جاتے ہیں اور مکہ معظمہ میں مقیم ہوتے ہیں تو ان کے لئے حج وعمرہ مکمل کر لینے کے بعد مزید عمرہ کرنا بہتر ہے جو کہ مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر کیا جاتا ہے یا پھر خانہ کعبہ کا طواف کرنا بہتر ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسجد عائشہ سے عمرہ کرنے کے بجائے طواف کرنا زیادہ بہتر ہے، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ مسجد عائشہ سے کوئی عمرہ نہ کیا جائے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر عمرہ کرنا ہو تو مدینہ سے واپسی پر ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر کیا جائے، اس کے علاوہ مزید عمرے نہ کئے جائیں، صرف طواف کریں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا ہے نہ کہ عمرہ کا اور تنعیم سے عمرہ کرنے کی اجازت تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی دلجوئی کے لئے دی تھی کیونکہ ان کا عمرہ رہ گیا تھا۔

ج:...... مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران زیادہ طواف کرنا افضل ہے مگر شرط یہ ہے کہ طواف کرنے میں اتنا وقت خرچ کرے، جتنا وقت مسجد عائشہ جاکر احرام باندھ کر عمرہ ادا کرنے میں صرف ہوتا ہے، ورنہ عمرہ کے بجائے ایک یا دو طواف کر لینے کو افضل نہیں کہا جائے گا، کیونکہ تنعیم سے عمرہ ادا کرنے میں اس سے زیادہ محنت و مشقت اور وقت درکار ہوتا ہے۔ قرآن کریم وحدیث مبارکہ میں صرف طواف بیت اللہ کا ہی نہیں بلکہ صفا ومروہ کی سعی کا بھی حکم ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ان الصفا والمروة من شعائر اللّٰه فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ومن تطوع خيراً فان اللّٰه شاكر عليم۔'' (البقرہ:۱۵۸)

ترجمہ: ''تحقیقاً صفا اور مروہ منجملہ یادگار خداوندی ہیں سو جو شخص حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے اس پر ذرا بھی گناہ نہیں ان دونوں کے درمیان آمد و رفت کرنے میں اور جو شخص خوشی سے کوئی امر خیر کرے تو حق تعالیٰ قدردانی کرتے ہیں خوب جانتے ہیں۔'' (بیان القرآن:۱۰۱)

صفا ومروہ کی سعی کے لئے حج یا عمرہ کے احرام کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ اس کے بغیر سعی نہیں کی جاتی، حج کے لئے تو وقت متعین ہے، اس سے پہلے یا بعد میں نہیں کیا جاسکتا، جب کہ عمرہ کے لئے کوئی وقت متعین نہیں، سال بھر میں جب چاہے اور جتنی بار چاہے عمرہ کیا جاسکتا ہے اور حدیث شریف میں بار بار حج وعمرہ کرنے کی ترغیب اور فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ: ''قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما، والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة. متفق عليه''... ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی عرصے کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں...۔ ایک اور حدیث میں ہے: ''وعن ابن مسعودؓ قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة المبرور ثواب الا الجنة'' (مشکوٰۃ:۲۲۲)... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پے در پے حج وعمرے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں سے اس طرح صاف کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو صاف کردیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب صرف جنت ہے...۔''

اس فضیلت کو حاصل کرنے کی غرض سے تمام حجاج ومعتمرین بار بار عمرہ کرنے کو اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں، اس لئے مکہ میں قیام کے دوران حاجی صاحبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر فرمائی ہوئی قریب ترین میقات (یعنی تنعیم) سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کرتے ہیں۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوّۃ

مجلس تحفظ ختم نبوت

جلد: ۳۳ — ۱۹ تا ۲۵ رشوال ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ راگست ۲۰۱۴ء — شمارہ: ۳۱

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوریؒ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

گوجرانوالہ سانحہ... قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے	۳	محمد اعجاز مصطفیٰ
گوجرانوالہ واقعے کے اصل محرکات	۶	مولانا زاہد الراشدی
نماز... مومن کی معراج (۳)	۸	ڈاکٹر عبدالحی عارفی میمنیہ
قوت و اقتدار کے جدید ذرائع	۱۲	مولانا نذر الحفیظ ندوی
عورت کا تحفظ... اسلام (۲)	۱۵	مولانا پیر ذوالفقار احمد مدظلہ
مرزا قادیانی کے معارف شیطانیہ	۱۸	مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ
قادیانی گروہ کے بارے میں سوالات...	۱۹	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں! (۱۴)	۲۳	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
ذکری فرقہ اور قادیانیت میں مشابہت	۲۶	شاہد عابد خان

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی ۲۲۵ روپے، سالانہ ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT. A/c# 0010010964680019
(الائیڈ بینک ...) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM E NUBUWWAT 0010010964710018
(الائیڈ بینک ...) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M A Jinnah Road Karachi
Ph 32780337, 34234476 Fax 32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس
35 Stockwell Green
London SW9 9HZ U K
Ph.0207 737 8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

محمد اعجاز مصطفیٰ

گوجرانوالہ فسادات

قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

قرآن کریم، سنت نبویہ کی نصوص اور امت مسلمہ کے اجماع کی رو سے اسلام، اللہ تبارک وتعالیٰ کا پسندیدہ اور آخری دین ہے۔ قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور امت مسلمہ امت محمدیہ اور الہامی کتابوں پر ایمان رکھنے والی آخری امت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کو ماننا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین کرنا، تمام فرشتوں، تمام الہامی کتابوں، تمام رسولوں پر ایمان لانا، آخرت پر یقین رکھنا، تقدیر کو ماننا کہ سب کچھ خیر ہو یا شر اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے مقدر ہوتا ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر یقین کرنا ایمان کہلاتا ہے اور یہ ایمان آدمی کی اپنی جان، مال، اولاد، عزیز واقارب، رشتہ دار اور دوست احباب سے زیادہ قیمتی اور ضروری ہے۔ اسی طرح تمام ضروریات دین کو ماننا یعنی وہ چیزیں جن کا ثبوت اور دین اسلام کا جزو ہونا یقینی اور قطعی ہے، ان کو ماننا بھی ضروری ہے۔ جیسے اثبات علم الٰہی، قدرت محیط، ارادۂ کاملہ، صفت کلام، قرآن کریم، مقدمہ قرآن، مقدم صفات باری، حدوث عالم، حشر اجساد، عذاب قبر، جزا و سزا، رؤیت باری قیامت میں، شفاعت کبریٰ حوض کوثر، وجود ملائکہ، وجود کراماً کاتبین، ختم نبوت، نبوت کا وہبی ہونا، مہاجرین وانصار کی اہانت کا عدم جواز، اہل بیتؓ کی محبت، خلافت شیخینؓ، پانچ نمازیں، فرض رکعات کی تعداد، تعداد سجدات، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، مقادیر زکوٰۃ، حج، وقوف عرفات، تعداد طواف، جہاد، نماز میں استقبال کعبہ، جمعہ، جماعت، اذان، عیدین، جواز مسح خفین، عدم جواز سب رسول، عدم جواز سب شیخینؓ، انکار جسم، انکار حلول اللہ، عدم استحلال محرمات، رجم زانی محصن، حرمت لبس حریر (ریشم پہننا)، جواز بیع، غسل جنابت، تحریم نکاح امہات، تحریم نکاح بنات، تحریم نکاح ذوی المحارم، حرمت خمر، حرمت قمار جیسی چیزیں ضروریات دین میں داخل ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے انکار یا تاویل سے کفر لازم آتا ہے، آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

اسی ایمان اور عقیدے کی بنیاد پر مسلم اور کافر میں امتیاز کیا جاتا ہے، قوموں میں اسی عقیدے اور نظریے کے تحفظ کی بنا پر جنگیں اور لڑائیاں ہوتی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی میں غزوۂ بدر، احد، احزاب، خیبر، فتح مکہ، حنین وتبوک یہ تمام غزوات نظریے اور عقیدے کی بنا پر وقوع پذیر ہوئے تھے۔ ایک مسلمان کے لئے جس طرح ان تمام ضروریات دین پر ایمان لانا فرض قطعی اور ضروری ہے، اسی طرح ان کی حفاظت کرنا بھی فرض قطعی اور ضروری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ کے اجماع سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی امارت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا گیا۔ جس میں بارہ سو صحابہ کرامؓ وتابعین عظامؒ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ مسیلمہ کذاب نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج حتیٰ کہ اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ بھی کہلواتا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے خلاف جہاد کیا گیا، کیونکہ وہ ضروریات دین میں سے صرف ایک ضروری چیز ختم نبوت کا منکر تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی اور رسول نہیں مانتا تھا۔ اس نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا تھا، صحابہ کرامؓ نے ضروریات دین کی حفاظت کے پیش نظر اس کا مقابلہ کیا اور دین کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔

بدقسمتی سے متحدہ ہندوستان میں انگریز نے جہاں اور چیزوں میں مسلمانوں کا استحصال کیا، وہاں مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کو خراب کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا اور اس نے مسلمانوں کو مرتد کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ ایک جتھا اور گروہ وجود میں آ گیا اور اس نے قرار دیا کہ مدار نجات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

طرفہ تماشا یہ ہے کہ ہر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، حالانکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی مانتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی اور رسول ماننے والے مسلمانوں کو ہر قادیانی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک آدمی کے دس بیٹے ہوں اور سب جانتے ہوں کہ یہ فلاں کے بیٹے ہیں اور ایک نامعلوم النسب آدمی کھڑا ہو جائے اور یہ کہنا شروع کر دے کہ یہ دس بیٹے اس کے نہیں، میں اس کا بیٹا ہوں۔ دنیا کی ہر عدالت اس کو جھوٹا اور دھوکا باز کہے گی، اسی طرح ہر قادیانی جھوٹا اور دھوکا باز ہے۔

قادیانیوں کے نزدیک نہ قرآن کریم کی کوئی اہمیت ہے، نہ نبی آخر الزمان کی کوئی حیثیت ہے، نہ بیت اللہ کی تعظیم ہے، نہ انبیاء کرام علیہم السلام کی کوئی عزت وحرمت ہے، بلکہ ہر بے دینی کی بات ان سے پھوٹتی ہے اور ہر بے دین کے پیچھے ان کی پشت پناہی ہوتی ہے اور ان کے پیچھے مغرب اور آج کل امریکا جیسا مسلمان دشمن ملک کھل کر قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہا ہے، کبھی وہ اپنی پارلیمنٹ میں قادیانیوں کی پشت پناہی کے بیانات دیتا ہے اور کبھی وفود اور خطوط لکھ کر مسلم ممالک خصوصاً پاکستان کے حکمرانوں کو متنبہ کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ قادیانیوں کے بارہ میں عائد قانونی پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

قادیانیوں نے مظلوم بننے، پاکستان کو بدنام کرنے اور مغربی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے یہ ایک طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ جھوٹا افسانہ کھڑا کیا جاتا ہے یا مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے کبھی قرآن کریم کی بے حرمتی کی جاتی ہے، کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب عیسائیوں وغیرہ سے کرایا جاتا ہے اور کبھی بیت اللہ کی توہین کی جاتی ہے، اس کے بعد مسلمانوں کا اشتعال میں آنا یقینی اور بدیہی بات ہے، اس کے بعد فسادات ہوتے ہیں تو قادیانی اپنے آقاؤں کو دہائی دیتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے اور ہمیں اپنے ملک میں سیاسی پناہ دی جائے۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ایسا واقعہ پیش ہی کیوں آیا؟ اس کے اسباب اور وجوہات کیا ہیں؟ آج کل ایسے واقعات اور فسادات میں اس کو کیوں نہیں دیکھا جاتا، جس سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

گوجرانوالہ فسادات میں یہی کچھ ہوا۔ عاقب نامی قادیانی نے صدام حسین مسلمان نوجوان کو فیس بک پر ایک خاکا بھجوایا، جس میں بیت اللہ کی توہین اس طرح کی گئی کہ ایک بدصورت ننگی عورت کو خانہ کعبہ کی چھت پر (نعوذ باللہ) گندگی کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ صدام حسین نے یہ خاکا دیکھ کر اپنے مسلمان دوستوں کو اس کا بتایا تو وہ اسے سمجھانے کے لئے ایک سابق قادیانی ڈاکٹر کے پاس گئے کہ عاقب نامی قادیانی کو سمجھائیں وہ ایسا نہ کرے۔ وہیں عاقب چند قادیانیوں کے ساتھ آ گیا، خاصی بحث وتکرار ہوئی، اتنے میں قادیانی گھروں سے اینٹوں اور پتھروں کی بارش شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے قادیانیوں کی طرف سے فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ایک بچے کی ٹانگ پر گولی لگی، اسے ہسپتال لے جایا گیا، ادھر پولیس نے روایتی سستی کا مظاہرہ کیا، جس سے یہ وقوعہ رونما ہو گیا۔ اب اس واقعہ کی بنا پر مسلمانوں کو پریشان کیا جا رہا ہے اور ان کی گرفتاریوں کے لئے ان کے گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے، جو آدمی اس واقعہ کا سبب بنا، اسے گرفتار کیا جائے۔ اس کے ملک سے باہر جانے پر پابندی عائد کی جائے۔ ہماری حکومت کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اٹلی کا وزیر اعظم برملا اعلان کر رہا ہے کہ جو اسلام چھوڑ کر آئے گا، ہم اسے اپنے ملک کی شہریت دیں گے اور ایسیوں کو پناہ دینے کے لئے ہمارا ملک حاضر ہے۔ مرتدہ عورت کا وہ استقبال کرتا ہے، ان کا پوپ اس مرتدہ کو ملاقات کا شرف بخشتا ہے، صدر اوباما کو مبارک باد دیتا ہے اور پورا امریکا ایسوں کے لئے دعائیں کرتا ہے تو ہمارے مسلمان حکمرانوں کی اسلامی غیرت کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت اور شعائر اسلام کی عزت وحرمت کی پامالی کو نہیں روک سکتے؟ کیا وجہ ہے کہ ان کا ایمان وعقیدہ کمزور ہے یا مغرب کا بے جا خوف انہیں ایسا کرنے سے روکتا ہے؟ اے مسلم حکمرانو! اگر تم اللہ تعالیٰ اس کے رسول، دین اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے عتاب وغضب سے نہیں بچ سکو گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کی حفاظت کرنا آتا ہے اور وہ ضرور کرے گا۔ لیکن تمہارے ہاتھ میں دنیا و آخرت کی رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

گوجرانوالہ واقعے کے اصل محرکات

مولانا زاہد الراشدی

گوجرانوالہ شہر کے حیدری روڈ پر رمضان المبارک کی ۲۹ ویں شب کو رونما ہونے والے واقعے کے بارے میں ملک کے مختلف حصوں سے احباب تفصیلات دریافت کر رہے ہیں اور ملکی و بین الاقوامی پریس میں طرح طرح کی خبریں سامنے آرہی ہیں، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ذمہ دار حضرات کی طرف سے ملنے والی اطلاعات کی روشنی میں میسر معلومات سے قارئین کو آگاہ کر دیا جائے۔

حیدری روڈ پر قادیانیوں کے پندرہ بیس خاندان ایک عرصہ سے قیام پذیر ہیں اور اپنی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ ۱۹۹۴ء میں اسی محلے میں ایک واقعہ پیش آیا کہ قادیانیوں نے اپنے مرکز میں ڈش لگا کر احمدیہ ٹی وی کی نشریات کے ذریعے اردگرد کے نوجوانوں کو ورغلانے کا سلسلہ شروع کیا تو علاقے کے مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا۔ شہر میں غیر مسلم اقلیتیں ہمیشہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھتی ہیں اور اگر حدود سے تجاوز کی بات نہ ہو تو انہیں برداشت کیا جاتا ہے۔ اس برداشت اور رواداری میں گوجرانوالہ شہر بہت سے دوسرے شہروں سے بہتر روایات رکھتا ہے، مگر قادیانیوں کا مسئلہ مختلف ہے، اس لئے کہ وہ اپنی دعوت اور سرگرمیاں اسلام کے نام پر کرتے ہیں۔ حالانکہ پوری امت مسلمہ انہیں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے اور پاکستان کے دستور میں بھی انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے لیکن وہ اس فیصلے اور دستور پاکستان کو مسترد کرتے ہوئے اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ و دعوت پر بضد رہتے ہیں، جس پر پاکستانی قوم کے ساتھ ساتھ دستور و قانون کو بھی اعتراض ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی سرگرمیاں قابل قبول نہیں ہوتیں اور وہ جہاں بھی ایسا کرتے ہیں اردگرد کے مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔

۱۹۹۴ء کے اس واقعے پر علاقے کے مسلمان مشتعل ہوئے تو قانون حرکت میں آیا اور قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کو روک دیا گیا، جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے بین الاقوامی حلقوں سے رابطہ قائم کیا اور کم و بیش ستائیس افراد اس بہانے کینیڈا کا ویزا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور وہ وہیں آباد ہیں۔ اس کے بعد دو عشروں سے زیادہ عرصہ خاموشی کے ساتھ گزر گیا اور ایک محلے میں رہنے کے باوجود مسلمانوں اور قادیانیوں میں کشیدگی کا کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔

رمضان المبارک کی انتیسویں شب کو عاقب نامی ایک قادیانی نوجوان نے صدام حسین نامی مسلمان لڑکے کو فیس بک پر ایک خاکا بھجوایا، جس میں بیت اللہ شریف کی توہین کی گئی ہے۔ یہ تصویر موبائل ریکارڈ پر موجود ہے اور اس کا پرنٹ بھی بعض دوستوں نے سنبھال رکھا ہے، دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ اس میں ایک بدصورت ننگی عورت کو خانہ کعبہ کی چھت پر (نعوذ باللہ) گندگی کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ایک محفل میں وہ خاکا اور تصویر بعض دوستوں نے مجھے دکھانا چاہی تو میں نے یہ کہہ کر معذرت کر دی کہ میں اس معاملے میں بہت کمزور واقع ہوا ہوں۔ یہ توہین آمیز خاکا جس کیفیت میں بتایا جا رہا ہے، میں اسے نہیں دیکھ سکوں گا۔ صدام حسین نے یہ خاکا دیکھ کر اپنے دو چار دوستوں سے بات کی اور وہ مل کر ڈاکٹر سہیل صاحب کی دکان پر گئے جو پہلے قادیانی تھے اب مسلمان ہیں۔ ان لڑکوں نے ان سے کہا کہ وہ عاقب کو سمجھائیں کہ وہ ایسی حرکتیں نہ کرے یہ ناقابل برداشت ہیں۔ وہیں عاقب بھی اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آگیا اور ان کے درمیان خاصی تو تکار ہوئی جو بڑھتے بڑھتے اس نوبت تک پہنچ گئی کہ قریب کے قادیانی مکانات کی چھتوں سے اینٹیں اور پتھر برسنا شروع ہوئے۔ عاقب نے صدام اور اس کے ساتھیوں سے کہا کہ جاؤ تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو مجھے کوئی پروا نہیں ہے اس کے ساتھ ہی قادیانی لڑکوں میں سے کسی نے فائرنگ بھی کر دی، جس سے قریب کی ایک مسجد کے امام مولانا حاکم خان کا تیرہ سالہ لڑکا زخمی ہو گیا، جس کی ٹانگ پر گولی لگی تھی۔ علاقے کے سابق کونسلر مقبول احمد کہتے ہیں کہ وہ اس لڑکے کو خود اٹھا کر سول ہسپتال لے گئے۔ اس دوران فائرنگ اور باہمی تصادم کی خبر اردگرد کے محلوں میں پھیل گئی اور لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے۔ محلے کے پندرہ بیس حضرات یہ دیکھ کر تھانہ پیپلز کالونی گئے اور انچارج تھانہ سے بات کی کہ حالات زیادہ خراب ہونے کا خدشہ ہے اس لئے وہ مداخلت کریں اور وہاں پہنچیں۔ ایس ایچ

او اور ڈی ایس پی دونوں سے ان کی بات ہوئی مگر ان دونوں کو واقعے میں دلچسپی لینے پر قائل کرنے میں انہیں ڈیڑھ دو گھنٹے لگ گئے۔

یہ وہ وقت تھا جب لوگ تراویح کی نماز سے فارغ ہو کر مساجد سے نکل رہے تھے اس لئے اردگرد محلوں کی بیسیوں مساجد کے نمازی وہاں جمع ہوئے اور ہزاروں افراد کا اجتماع ہو گیا، محلے کے پندرہ بیس سرکردہ حضرات اس وقت تھانے میں پولیس افسران کو قائل کرنے میں مصروف تھے، سابقہ کونسلر مقبول احمد زخمی بچے کو لے کر ہسپتال گئے ہوئے تھے، ہجوم مشتعل تھا اور کنٹرول کرنے والا کوئی نہیں تھا، اس لئے مشتعل اور بے قابو ہجوم نے قادیانیوں کے گھروں کا رخ کیا اور انہیں آگ لگانا شروع کر دی۔ اس دوران ضلعی امن کمیٹی کے ارکان قاری محمد سلیم زاہد، مولانا مشتاق چیمہ اور بابر رضوان باجوہ بھی وہاں پہنچ گئے اور صورت حال کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گئے، ان کا کہنا ہے کہ وہ جب پہنچے تو مکانوں کو آگ لگی ہوئی تھی، پولیس ایک طرف کھڑی تھی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں ہجوم نے روکی ہوئی تھیں جب کہ پولیس کے جوان ہجوم کو کارروائیوں سے روکنے اور فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کو راستہ دلوانے میں کوئی کردار ادا نہیں کر رہے تھے، اس کے بعد جب ڈی سی او، سی پی او اور پھر کمشنر صاحب وہاں پہنچے تو انہوں نے کارروائیوں کو رکوانے میں پولیس اور محلے داروں کی مدد سے موثر کردار ادا کیا اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں آگ بجھانے کے لئے وہاں پہنچ پائیں۔ محلے داروں کا کہنا ہے کہ آتش زنی اور لوٹ مار کے افسوسناک واقعات ہوئے ہیں لیکن محلے داروں نے اس میں کوئی حصہ نہیں لیا، باہر سے آنے والے نامعلوم حضرات نے ایسا کیا ہے، بلکہ ایک مکان میں پھنسے ہوئے آٹھ دس قادیانی افراد کو محلے داروں نے ہی وہاں سے نکالا ہے اور اس کوشش میں ایک مسلمان خود بھی جھلس گیا ہے۔

اس دوران آتش زنی سے قادیانی گھرانے کی ایک خاتون اور دو بچیاں جاں بحق ہوئیں۔ رات دو بجے کے لگ بھگ اس صورت حال کو کنٹرول کیا جا سکا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ دونوں طرف سے مقدمات تھانے میں درج ہو چکے ہیں اور عید کی چھٹیاں گزارنے کے بعد اس سلسلہ میں سرگرمیوں کا آغاز ہو گیا ہے۔

محلّہ کے ذمہ دار حضرات اور امن کمیٹی کے ارکان کا کہنا ہے کہ خانہ کعبہ کی توہین ناقابل برداشت ہے، اس پر عوام کا مشتعل ہونا فطری بات تھی مگر اسے بروقت کنٹرول کرنے میں اگر تھانہ پیپلز کالونی محلّہ کے ذمہ دار حضرات سے تعاون کرتا اور ڈیڑھ دو گھنٹے کا وقت وہاں ضائع نہ ہو جاتا تو آتش زنی اور لوٹ مار کے افسوسناک بلکہ شرمناک واقعے کی نوبت شاید نہ آتی۔ یہ حضرات خانہ کعبہ کی توہین کے ساتھ ساتھ آتش زنی کے واقعات پر بھی رنجیدہ خاطر ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کے ذریعے اس کے ذمہ داروں کا تعین ہونا چاہئے اور خانہ پُری کے لئے غیر متعلقہ لوگوں کو خواہ مخواہ ملوث کر دینے کی روایت کا اعادہ نہیں ہونا چاہئے۔

اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر جمعرات کو شہر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا ایک مشترکہ اجلاس دفتر ختم نبوت میں ہوا۔ اجلاس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے جاری کی جانے والی پریس ریلیز درج ذیل ہے:

گوجرانوالہ میں حیدری روڈ پر قادیانیوں کی طرف سے بیت اللہ شریف کی بے حرمتی اور اس کے بعد کے واقعات پر آل پارٹیز اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے ہیڈ آفس میں امیر ضلع مولانا محمد اشرف مجددی کی صدارت میں ہوا، جس میں قادیانیوں کی شرپسندی اور مسلمانوں پر درج شدہ مقدمات کے حوالے سے ختم نبوت رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، شیخ الحدیث مولانا محمد امین محمدی، خطیب پاکستان مولانا ابوطاہر عبدالعزیز چشتی کو بنایا گیا۔ مولانا صاحبزادہ محمد رفیق مجددی کو رابطہ کمیٹی کا کنوینر، سید احمد حسین زید کو رابطہ کمیٹی کا سیکرٹری اور رانا محمد کفیل خان کو ڈپٹی سیکرٹری بنایا گیا، جبکہ مولانا قاری محمد سلیم زاہد، علامہ محمد ایوب صفدر، مولانا محمد مشتاق چیمہ، بلال قدرت بٹ، چوہدری بابر رضوان باجوہ، مولانا محمد اشرف مجددی، سیّد غلام کبریا فاروقی، مولانا ابو یاسر اظہر حسین فاروقی اور سیّد مظاہر علی بخاری کو رابطہ کمیٹی کا رکن بنایا گیا۔ متفقہ فیصلہ ہوا کہ بیت اللہ شریف کی بے حرمتی اور سانحہ حیدری روڈ پر کل جمعۃ المبارک کو یوم احتجاج منایا جائے گا اور مساجد میں قراردادیں منظور کی جائیں گی۔ ایک قرارداد کے ذریعے عاقب مرزائی اور اس کی فیملی کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں رکھنے، واقعے کی غیر جانبدارانہ انکوائری کرانے اور تفتیشی ٹیم میں امن کمیٹی کے ارکان کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور بے گناہ مسلمانوں کے نام شامل کرنے کی مذمت کرتے ہوئے قادیانی ایف آئی آر کو بے بنیاد قرار دیا گیا۔

اجلاس سے مولانا زاہد الراشدی، بابر رضوان باجوہ، قاری محمد سلیم زاہد، علامہ محمد ایوب صفدر، مولانا محمد مشتاق چیمہ، حافظ محمد صدیق نقشبندی، مولانا محمد سعید صدیقی، مولانا ابو یاسر اظہر حسین فاروقی، مولانا سیّد غلام کبریا فاروقی، مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، چوہدری مقبول احمد، مولانا مفتی محمد نعمان، مولانا قاری محمد سلیم زاہد، سیّد مظاہر علی بخاری، سیّد احمد حسین زید، محمد عارف شامی، حافظ محمد انور اور مولانا محمد اشرف مجددی نے بھی خطاب کیا۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۱۵ اگست ۲۰۱۴ء)

نماز... مومن کی معراج

آخری قسط

ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ

بعض اوقات خیالات کے ہجوم سے دماغ ارکان نماز کی طرف سے غیر حاضر ہو جاتا ہے اور ارکان صحیح طریقہ سے ادا نہیں ہوتے۔ یہ بات البتہ قابل اصلاح ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ نماز تو اپنی طرف سے پوری توجہ ہی کے ساتھ پڑھنا واجب ہے، لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ شریعت نے ایسی حالت میں ہماری رعایت رکھی ہے کہ اگر بے خبری اور بے توجہی سے نماز کے اندر کوئی واجب ترک ہو جائے یا یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار تو ایسی حالت میں چار رکعت پوری کرلو، نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرلو، نماز درست ہو جائے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بدحواس بندوں پر مزید احسان ہے کہ ان کے ناقص عمل کو بھی صحیح کر لینے کی ترکیب بھی بتادی اور اس عمل کو قبول کرنے کا وعدہ بھی فرمالیا۔

ایک بات عرض کرتا ہوں جو بڑے اطمینان کی ہے کہ ہم نے خواہ کیسی ہی نماز پڑھی ہو سلام پھیرنے کے بعد تین بار: ''استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ کہو یہ مسنون ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کرو کہ میں نے ایسی نماز پڑھی ہے، جو آپ کی بارگاہ میں قبول ہونے کے قابل نہیں ہے۔ آپ علیم و خبیر ہیں ارحم الراحمین ہیں، میری یہ ناقص نماز محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرمالیجئے اور مجھے اپنی مغفرت سے مایوس نہ فرمایئے اور مجھے ہدایت فرمایئے کہ نماز صحیح آداب کے ساتھ پڑھا کروں اور آپ کی معبودیت کی عظمت کا حق ادا کروں۔ نماز کے ان نقائص کا اعتراف نماز کی مقبولیت کا سبب ہو جائے گا۔''

نماز کی حقیقت اس طرح بھی سمجھ لیجئے کہ نماز ایک نور ہے جس وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں آپ دست بستہ کھڑے ہو گئے اور کلام اللہ کی تسبیحات (آیات کی تلاوت کرنے لگے) تو آپ اس کے نور سے منور ہو گئے، اب آپ کے دل میں جو پوشیدہ رذائل اور جذبات تھے جو زندگی میں غیر محسوس طریقے سے اثر انداز ہوتے رہتے ہیں، وہ اس نور میں نظر آنے لگے اور آپ کو مکدر کرنے لگے اور آپ ان کی طرف متوجہ ہو گئے اور ان کی ناپاکیوں سے آپ کا حضور قلب ختم ہو گیا اور آپ گھبرانے لگے، اب اس وقت یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ان جذبات و خیالات کا ظہور اختیاری ہے یا غیر اختیاری۔ یقیناً غیر اختیاری ہے کیونکہ یہ آپ کو پسند نہیں ہیں اور آپ ان کو نماز میں مخل سمجھ رہے ہیں مگر آپ کے اختیاری امور یعنی ارکان نماز کی ادائیگی میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اور آپ اسی کے مکلف ہیں، جب آپ نے ارکان نماز کما حقہ ادا کر لئے تو آپ کی نماز تو ادا ہو گئی اور پھر غیر اختیاری خیالات کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا اس لئے اطمینان رکھئے کہ فریضہ نماز ادا ہو گیا، اب کوئی وہم نہ کیجئے، غیر اختیاری طور پر جو کچھ ہوا اس سے بھی نماز کے اختتام پر توبہ کر لیجئے، بس آپ اسی قدر مکلف ہیں۔

دوسری بات ایک اور سمجھ لیجئے کہ صرف نماز میں وساوس و خطرات کا ہجوم ہوتا ہے آخر نماز کے علاوہ دوسرے تعلقات و معاملات زندگی میں کیوں نہیں ہوتا، معلوم ہوتا ہے کہ نماز ہی ایک ایسا عمل ہے جو مرکز بن جاتا ہے ان غیر اختیاری خطرات وغیرہ کا، تو معلوم ہوا کہ اس میں بھی آپ کے لئے کوئی حکمت ہے ممکن ہے کہ منجملہ اور حکمتوں کے ایک یہ بھی ہو کہ اس میں اپنے عجز اور فطری کمزوریوں کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

جس کے استحضار سے ندامت اور رقت قلب پیدا ہوتی ہے اور اس کے تدارک کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مغفرت اور رحمت کی احتیاج محسوس ہوتی ہے اور ہم استغفار میں مشغول ہو جاتے ہیں اور اس طرح رجوع الی اللہ ہونا عبد کے لئے عین مقصد اور مطلوب ہے۔

ایک اور حقیقت پر بھی نظر جاتی ہے کہ یہ خیال کیجئے کہ آپ نے نماز کیوں پڑھی اس لئے کہ اللہ جل شانہ کا حکم ہے، کس صورت سے پڑھی اور کس طرح اس کے ارکان ادا کئے اس صورت سے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کئے اور پڑھی کس حالت میں نہایت ہی پراگندا اور آشفتہ خیال کے ساتھ، نماز کے ساتھ یہ تین نسبتیں وابستہ ہیں۔

اب غور کرنے کی بات ہے کہ جس عمل میں امتثال امر الٰہی ہو اور جس عمل کی ادائیگی میں اتباع سنت کی سعادت حاصل ہو، اس عمل کی حقیقت اور اس کی عظمت اور علویت کا کیا درجہ ہے، کیا یہ کوئی معمولی بات ہے، کوئی معمولی توفیق سعادت ہے، ہماری حیات مستعار میں یہ لمحات کس قدر معظم اور گراں قدر ہیں۔ اس کا کوئی اندازہ بھی ہو سکتا ہے؟ ان کی حقیقت تو آنکھ بند ہونے پر ہی انشاء اللہ تعالیٰ روشن ہوگی۔

نماز کی حقیقت اور اہمیت ایک مومن کے لئے اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو سب سے اول حکم ہے کہ اس کے کانوں میں اذان اور تکبیر کے الفاظ یا آواز ادا کئے جائیں تاکہ اس کی فطرت اصلی اس کو

قبول کرے اور اس کی روح میں یہ الفاظ حلول ہو جائیں جو اس کے ایمان کا حاصل ہیں، یعنی ایمان کا اقرار الفاظ اذان و تکبیر میں کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔''

فریضہ نماز میں دو جلیل القدر نسبتیں اور اس کی برکات:

فریضہ نماز کی ادائیگی میں دو جلیل القدر نسبتیں شامل ہیں۔ امتثال امر رب اور ہیئت مسنونہ۔ اب رہے دوران نماز اپنے خیالات فاسدہ، ان کا قطعی تدارک ندامت اور استغفار سے ہو جاتا ہے مگر ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اپنے خیالات فاسدہ اور خطرات اور وساوس کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ان کو نماز کا نقص سمجھتے ہیں مگر اس پر شکر ادا کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نماز پڑھ لی اور ہیئت مسنونہ سے پڑھ لی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مقبول ہو جائے گی۔ بس اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ ارکان نماز سنت کے مطابق ادا ہوں۔ لہٰذا محل نماز کی ناقدری یہی ہے کہ اس کے ارکان صحیح ادا نہ کیے جائیں اور اپنے خیالات کی پراگندگی کے خیال سے نماز کی مقبولیت سے مایوسی ہو، ہر حال میں نماز کی قبولیت کا یقین واثق ہونا چاہئے.... اللہ تعالیٰ ہماری فطرت کے خالق ہیں اور ان کے علم میں ہماری تمام بشری اور فطری کمزوریاں ہیں، ہمارا ظاہر و باطن سب ان کے سامنے ہے بایں ہمہ وہ سب معاف فرما دیتے ہیں اور ہم کو ادائے نماز کی برابر توفیق بالائے توفیق عطا فرماتے رہتے ہیں اور یہی علامت ہے قبولیت کی۔ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے اور اس پر شکر واجب ہے۔

لیکن یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ لی جائے کہ:

"باوجود اس کے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں مگر گناہوں سے بچنے کا اہتمام و فکر نہیں کرتے تو گناہوں کے ارتکاب پر سزا ضرور ملے گی، وعدہ خلافی کرو گے، جھوٹ بولو گے اور غیبت کرو گے، بدگمانی کرو گے، ایذا رسانی کرو گے، دھوکا دو گے، اس کی سزا ضرور ملے گی کیونکہ تم نے اوامر الٰہی کے خلاف کیا ہے۔ ضابطۂ فطرت کے خلاف کیا ہے اس کی سزا ضرور ملے گی لیکن ہمارے پاس ایمان ہے اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے گناہوں سے ندامت قلب کے ساتھ توبہ و استغفار کریں۔ اللہ تعالیٰ سب معاف فرما دیں گے اور نماز ہی ایسی چیز ہے جس سے ایمانی تقاضے پورے ہوتے ہیں اور توبہ و استغفار کی توفیق ہوتی ہے اور بہت سے گناہ اور بہت سی لغزشوں کو اللہ تعالیٰ نماز کی بدولت معاف فرما دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں کا وعدہ ہے۔ بھائی نماز کی پابندی کرو اور اس کی بڑی قدر کرو۔"

نماز با جماعت کی فضیلت:

ہماری روزمرہ زندگی میں نظم اوقات بہت اہم چیز ہے، تمام فرائض و واجبات وقت مقررہ پر بڑی آسانی سے سرانجام ہو جاتے ہیں اور اگر بچنا چاہیں اور ہم سب لغو اور فضول کاموں سے بچ سکتے ہیں دن رات میں ہم پر پنج گانہ نماز وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔ اپنے محلے کی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسی ہے کہ جب جماعت کی نماز میں ایک کی دعا قبول ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے طفیل میں سب کی دعا قبول فرما لیتے ہیں۔

اگر نمازیوں میں سے کسی ایک کو بھی ایک لمحہ کے لئے کسی رکن نماز میں حضوری ہوگئی۔ ایک پُرخلوص سجدہ بھی قبول ہو گیا تو سب مقتدیوں کی طرف سے قبول ہو گیا، جب امام سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو آخر میں اس کی آمین پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ ان کی آمین کے ساتھ ہماری آمین انشاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوگی جب امام سلام پھیرتا ہے اور "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتا ہے تو فرشتے بھی کہتے ہیں تو جتنے نمازی داہنی جانب ہوتے ہیں ان سب پر سلام ہو جاتا ہے اسی طرح پھر بائیں طرف سلام کر کے سب مشرف ہوتے ہیں۔ تو یہ کتنی بڑی سعادت ہے، یہ جماعت کی کتنی گراں فضیلت ہے اور جماعت کی پابندی وقت مقررہ پر صرف مسجد ہی میں ممکن ہے اس لئے کہ جماعت واجب ہے اور اس واجب کا اہتماماً ادا کرنا صرف مسجد ہی میں ممکن ہے اس لئے مسجد میں جماعت کی نماز کی بڑی فضیلت ہے اور ستائیس گنا فضیلت ہے۔ البتہ اگر شرعی عذر ہو تو گھر میں پڑھ سکتے ہیں لیکن بلا عذر جماعت کی نماز ترک مت کرو کیونکہ یہ بڑی محرومی کی بات ہے تجربہ یہی ہے کہ جو لوگ مسجد میں جماعت میں شریک نہیں ہوتے ان کی اکثر نمازیں یا تو قضا ہو جاتی ہیں یا بے وقت ادا ہوتی ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"میری امت کی رہبانیت نماز کے انتظار میں مسجدوں میں بیٹھنا ہے، یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مسجدوں میں داخل ہو تو اعتکاف کی نیت کر لو اس میں بھی بڑا ثواب ہے۔"

نماز دافع مصائب و آلام ہے:

اب ایک بات رہ گئی ہے جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ آج کل کوئی دل خالی نہیں ہے اور کوئی دل ایسا نہیں ہے جس میں کوئی تشویش نہ ہو، فکر نہ ہو، بیماری نہ ہو، سب کچھ ہے، چاروں طرف افکار و پریشانیاں ہیں، بیماریاں ہیں، دشواریاں ہیں، ایسے حالات میں ہمارے ایمان اور عمل کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے مالک حقیقی اور کارساز حقیقی کی بارگاہ میں رجوع کریں اور پناہ مانگیں اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہم کو یہ طریقہ بتلایا ہے کہ جب تم پریشان ہو تو صبر کرو اور نماز پڑھو۔ ارشاد فرماتے ہیں:

"اگر تم مبتلائے غم ہو، کسی پریشانی یا

بیماری یا نقصانات جانی و مالی کا تم کو صدمہ ہے تو اس کے ازالہ کے لئے تمہارے لئے طریقہ یہ ہے کہ تم اس کو منجانب اللہ پر یقین کرتے ہوئے صبر سے کام لو اور طمانیت قلب حاصل کرنے کے لئے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جس عاجز بندے کو ایسی بے بسی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہو اس کے لئے اس سے زیادہ قوی اور یقینی سہارا اور کیا ہو سکتا ہے اور اسی قوی یقین کا نام ایمان ہے جس کا ظہور نماز میں ہو رہا ہے گویا ایمان کی مثالی صورت نماز ہے چونکہ فطرت انسانی ایسی ہے کہ کوئی شخص آخر وقت تک ایسا نہیں ہے کہ وہ کسی نہ کسی جسمانی یا ذہنی فکر اور غم والم میں مبتلا نہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہر مومن کے لئے مقام عبدیت پر فائز ہونے اور اپنا مقام قرب رضا عطا فرمانے کے لئے اس کا مکلف کیا ہے کہ آخر وقت تک جب تک ہوش حواس صحیح ہیں نماز پڑھنا واجب ہے، کیونکہ نماز ہی میں تکمیل ایمان منحصر ہے یعنی ایمان پر خاتمہ کے یہ معنی ہیں کہ نماز کی حالت میں موت آئے تو جس مومن نے ہوش وحواس کی حالت میں نماز پڑھ لی تو پھر جس وقت بھی موت اس کو آئے گی وہ نماز ہی کی حالت میں ہوگی کیونکہ ایک وقت کی نماز پڑھنے کے بعد دوسرے وقت کی نماز کے انتظار تک مومن حالت نماز میں ہی رہتا ہے، اس لئے اگر غیر وقت نماز میں کسی کی موت واقع ہوگی تو بھی چونکہ وہ انتظار نماز ہی میں تھا اس لئے عین نماز ہی کی حالت میں اس کی موت واقع ہوئی اور ایمان کامل کے ساتھ ہوئی۔

مختصر یہ کہ اگر ایمان پر خاتمہ چاہتے ہو تو کسی حالت میں بھی نماز ترک نہ کرو کیونکہ نماز ہی ایمان کی محافظ ہے، دعا کرو کہ:

"اے اللہ! ہمیں ادائیگی نماز میں استقامت نصیب فرما دے اور ہمارے اعمال کی تکمیل فرما دے اور اس پر ہمارا خاتمہ فرما دے۔ آمین۔"

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیازمندانہ اور نہایت شکستگی اور درماندگی کی حالت میں حاضر ہو کر نماز پڑھو اور اور پھر الحاح وزاری کے ساتھ دعا مانگو کہ یا اللہ! میں آپ کا پریشان حال بندہ ہوں۔ یا اللہ! یہ پریشانیاں ہیں، یہ افکار ہیں، یہ بیماریاں ہیں، یہ رکاوٹیں ہیں، ان سے کون نجات دے سوائے آپ کے۔

"آپ ہی ہمارے کارساز ہیں آپ ہی ہمارے مشکل کشا ہیں، آپ کے سوا کون آسان کر سکتا ہے ان دشواریوں کو، ان بیماریوں کو، یا اللہ آپ ہی دور فرما سکتے ہیں۔ یا اللہ! ہم آپ سے رجوع کرتے ہیں: "ایاک نعبد و ایاک نستعین" آپ ہم کو اپنی رحمتوں اور مغفرتوں سے محروم نہ فرمائیے اور طمانیت قلب نصیب فرمائیے۔ آمین۔

ہم آپ کے عاجز بندے ہیں، ہم کو اپنی بارگاہ میں حاضری سے کبھی محروم نہ فرمائیں، یا اللہ! ہم سب کو نماز کی توفیق فرماتے رہیں اور آخر وقت تک اس پر قائم رکھیں۔ یا اللہ! ہر حال میں ہماری نصرت فرمائیے اور نفس وشیطان کے مقابلے میں ہم کو ہدایت دیجئے اور صراط مستقیم پر استقامت عطا فرمائیے اور ہماری بداعمالیوں کے وبال سے ہم کو بچا دیجئے اور معاف فرما دیجئے۔

یا اللہ! ہم کو اپنے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کی توفیق ضرور فرماتے رہیں ہم آپ کی بارگاہ میں سجدے کرتے ہیں اور آپ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر التجائیں اور مناجاتیں کرتے ہیں۔ یا اللہ! ہماری نمازیں ہر حال میں قبول فرما لیجئے۔ ہم کو ہدایت فرمائیے اور توفیق عطا فرمائیے کہ ہم نماز کا حق واجب ادا کرتے رہیں۔ یا اللہ! جو نماز کی شرط قبولیت ہے کہ اس میں احسان کا درجہ ہو۔ خشوع وخضوع اور حضور قلب ہو تو پھر یا اللہ آپ ہمارے ہی خالق ہیں اور ہماری ان قابلیتوں کے بھی خالق ہیں۔ ہماری برباد شدہ استعداد کو از سر نو درست فرما دیجئے اور اپنی توجہات اور رحم وکرم کا اور نماز کی ان تمام خصوصیات کا مورد بنا دیجئے۔

یا اللہ! یہ آپ کا ارشاد ہے کہ جو بھی نماز پڑھتا ہے اس کے برکات یہ ہوتے ہیں کہ نماز منکرات وفواحشات سے روکتی ہے۔

یا اللہ! دور حاضر میں ہزاروں تباہ کن فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ آپ کے احکامات کی کھلے بندوں نافرمانی ہو رہی ہے، ہر طرف بے حیائی اور بے غیرتی اب عورتوں اور مردوں میں رائج الوقت ہو رہی ہے، اب نہ ناموس شریعت کا کسی کو احساس نہیں اور نہ شرافت خاندانی کا، نتیجہ یہ ہے کہ تمام خاندان کے خاندان برباد ہو رہے ہیں، تجارت گاہیں ہوں یا تعلیم گاہیں اور دفاتر ہوں یا کہ اسمبلیاں ہر جگہ انسانیت سوز فضائیں چھائی ہوئی ہیں، جب ہر طرف سے ہم ایسے پُرآشوب اور تباہ کن ماحول میں گھرے ہوئے ہیں تو پھر اس سے فرار کی کیا صورت ہے، یہ ہماری شامت اعمال ہم سے کیسے دفع ہو؟ اللہ تعالیٰ خالق خیر بھی ہیں اور خالق شر بھی ہیں۔ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں کہ شر سے پناہ مانگو اور ہم سے خیر طلب کرو۔ بار بار کلام اللہ میں اس کی تاکید آئی ہے۔

اس لئے آشوب روزگار سے پناہ ملنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب

کریں اور ان کی طرف کمال عجز و بے کسی کے ساتھ رجوع کریں اور کہیں "ایاک نعبد وایاک نستعین" جب ہم ان سے رجوع کریں گے تو ان کا وعدہ ہے کہ وہ ہماری اعانت و نصرت فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے عاجز بندے کو اپنی حضوری میں طلب رحمت و نصرت کے لئے نماز کی حالت میں یہ کلمات عطا فرمائے ہیں "ایاک نعبد وایاک نستعین" تو پھر کون ان کی رحمت سے محروم کر سکتا ہے۔ یا اللہ! ہم پر رحم فرمائیے، یا اللہ آپ نے اپنے محبوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو دنیا و آخرت کی جہنم سے بچنے کے لئے اپنی عبادات میں نماز ہی کو ایسا وسیلہ بنایا ہے جس کے ذریعے ہم آپ کی پناہ حاصل کر سکتے ہیں تو یا اللہ ہم سب کو اپنی پناہ سے محروم نہ فرمائیے، ہم سب کو نماز دائمی اور مستقل عطا فرمائیے۔

ہمارے اہل و عیال اور اعزہ و اقرباء اور احباب اور جمیع مسلمین و مسلمات کے لئے نماز کی برکات سے اس جہنم کو گلزار ابراہیم بنا دیجئے۔ یا اللہ! ہم اپنے ایمان کی حفاظت چاہتے ہیں اور ایمان کی حفاظت منحصر ہے نماز پر، تو یا اللہ ہم کو نماز کی برکات سے محروم نہ فرمائیے، یا اللہ! ہم آپ کے سامنے وسیلہ لاتے ہیں اس وسیلہ کے صدقے اور طفیل میں یا اللہ ہماری دعائیں قبول فرمائیے اور وہ وسیلہ ہے آپ کے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا، ہم ان کی امت ہیں اور ان کی امت ہونے کی حیثیت سے ہم آپ کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ ہماری نمازیں قبول فرمائیے اور فواحشات اور منکرات سے ہمیں پاک کر دیجئے، ہماری تشویشات، ہماری بیماریاں، ہماری پریشانیاں، ہمارے حالات کی خرابیاں سب آپ کے علم میں ہیں، آپ ارحم الراحمین ہیں، آپ سب کو اپنی رحمت کاملہ سے عافیت سے بدل دیجئے۔ یا اللہ! آپ قادر مطلق ہیں اور ہم آپ کے عاجز بندے ہیں۔

یا اللہ! ہم اس پر شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم نماز تو پڑھ لیتے ہیں، اگر یہ توفیق بھی ہم سب سے سلب کر لی جائے تو ہم آپ کی بدترین خلائق میں سے ہو جائیں۔

یا اللہ! آپ ہم پر رحمت فرمائیے اور ہماری نمازیں اور دعائیں سب قبول فرما لیجئے اور اپنی بارگاہ میں حاضری سے محروم نہ فرمائیے۔ یا اللہ محض اپنے فضل ابتدائی سے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو آخر وقت میں اپنی رحمت کاملہ اور رحمت خاصہ کا مورد بنا دیجئے۔ آمین۔

☆☆ ☆☆

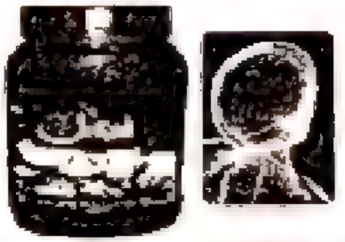
فیصل ®
معجون قوت دماغ زعفرانی
پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577
Rs.: 1200/-
Wgt.: 600gm
ذہنی و جسمانی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کے لئے بہترین ٹانک
معدہ و جگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
ہر عمر کی خواتین و حضرات کے لئے یکساں مفید
نظام ہضم کی درستگی اور پیدائش خون کے لئے موثر علاج
شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے انمول تحفہ
Faisal Foods
Star Plaza
D-Ground Faisalabad
0314-3085577
فیصل FOODS

قوت واقتدار کے جدید ذرائع

مولانا نذر الحفیظ ندوی ازہری

ہر دور میں با اختیار لوگوں کی خواہش رہی ہے کہ اقتدار ان کے ہاتھ سے نہ چھینا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے قوت وطاقت کے جدید ذرائع کو ہمیشہ استعمال کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ قوت وطاقت تن توش پر مبنی تعداد کی شکل میں درج کی جاتی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ جسمانی طاقت جدید آلات میں تبدیل ہوگئی۔ اب طاقت انسانی جسم، اس کی قوت و توانائی اور اس کی تعداد پر مبنی نہیں رہی بلکہ اس تکنیک پر منحصر ہوگئی، جہاں فرد بحیثیت قوت کوئی حیثیت رکھتا ہی نہیں اور اسی کو "ڈرون" کا نام دیا گیا۔ یہ ڈرون کیا ہے اس کو بھی سمجھتے چلئے۔ اصل میں مختلف "میڈیم ایلٹیچیوڈ لانگ رینج ورکس" بغیر پائلٹ کے جہاز یا "پریڈیٹرز" کو دشمن کے علاقے میں فضائی جاسوسی یا نگرانی کرنے کے مقصد سے بنایا گیا تھا لیکن بعد میں اس پر اے جی ایم ہیل فائر میزائل بھی نصب کر دیے گئے۔ ۱۹۹۵ء سے امریکی فوج کے زیر استعمال یہ ڈرون افغانستان اور پاکستان کے قبائلی علاقوں سے پہلے بوسنیا، سربیا، عراق اور یمن میں بھی استعمال کئے جا چکے ہیں۔ ڈرون صرف ایک جہاز ہی نہیں بلکہ یہ ایک پورا نظام ہے۔ اس پورے نظام میں چار جہاز، ایک زمینی کنٹرول اسٹیشن اور اس کو سیٹلائٹ سے منسلک کرنے والا حصہ ہوتا ہے۔ اس نظام کو چلانے کے لئے پچپن افراد کا عملہ درکار ہوتا ہے۔ پنٹاگون اور سی آئی اے ۱۹۸۰ء کی دہائی کے اوائل سے جاسوسی کے لئے ڈرون طیاروں کے تجربات کر رہے تھے۔

۱۹۹۰ء میں سی آئی اے کو ابراہیم کیرم کے بنائے ہوئے ڈرون میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ ابراہیم کیرم اسرائیلی فضائیہ کا چیف ڈیزائنر تھا جو بعد میں امریکا منتقل ہوگیا۔ ڈرون ۱۹۹۰ء کی دہائی میں مختلف تجرباتی مراحل سے گزرتا رہا اور ۱۹۹۵ء میں پہلی مرتبہ اسے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا، بات کا رخ ذرا تبدیل ہوگیا لیکن ضروری بھی تھا۔ بات ہو رہی تھی قوت و اقتدار کے جدید ذرائع کی اور ان با اختیار لوگوں کی جو ان کو استعمال کرتے ہیں۔ جدید جنگی ساز وسامان سے بھی زیادہ اہم قوت واقتدار پر قابض رہنے کا ذریعہ آج میڈیا ہے، خصوصاً الیکٹرونک میڈیا جس سے ہر وہ شخص مستفید ہو رہا ہے جو پڑھنا لکھنا تک نہیں جانتا لیکن گھر میں ایک ٹیلی ویژن ضرور رکھتا ہے۔ دوسری طرف پرنٹ میڈیا ہے جو سنجیدہ اور معاشرے پر اثر انداز ہونے والے لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ اس تعلق سے یہ بھی بات بتاتے چلیں کہ امریکا میں ۱۹۷۶ء میں کانگریس کے سامنے یہ ثابت ہوگیا تھا کہ سی آئی اے اندرون ملک اور بیرون ملک صحافیوں اور اخبارات کو خریدنے کے لئے بھاری رقم خرچ کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے ۱۹۸۳ء میں فرینک وزنر کی سربراہی میں سی آئی اے کا باقاعدہ ذیلی ادارہ "آفس آف پالیسی کوآرڈینیشن" کے نام سے قائم کیا گیا تھا۔ اس نے امریکا کے جن بڑے بڑے اخبارات کو خریدا ان میں نیویارک ٹائمز، نیوز ویک، سی بی ایس اور واشنگٹن پوسٹ کے بے شمار قابل احترام اور معزز اخبار نویس شامل تھے۔ ان اخبار نویسوں کو خبریں اور کالم تیار کر کے دیے جاتے تھے جو بعض اوقات لفظ بلفظ اور کبھی کبھار معمولی رد و بدل کے ساتھ شائع ہوتے تھے۔ سی آئی اے نے اپنے اس آپریشن کو "Bird Macking Operation" کا نام دے رکھا تھا اور اس کے ذریعے میڈیا کو کنٹرول کیا جاتا تھا۔ ۱۹۷۶ء میں بڑے لرزا دینے والے حقائق کانگریس کی فرینک چرچ کمیٹی کے سامنے آئے۔ پتہ چلا کہ سی آئی اے نے تین ہزار سے زائد صحافیوں کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں جو امریکی پالیسیوں یا سی آئی اے کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ سی آئی اے کے ایک اہم افسر تھامس بریڈن نے اپنے ادارے کے لامحدود اختیارات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ یورپ میں وہ کسی حساب کتاب کے بغیر یک وقت میں کسی صحافی کو پچاس ہزار ڈالر تک ادا کر دیتے ہیں جبکہ سی آئی اے کے افسران کو صحافیوں کی خدمات حاصل کرنے اور انہیں ادائیگیاں کرنے کے لامحدود اختیارات ہوتے ہیں۔ کانگریس کو بتایا گیا تھا کہ سی آئی اے کے پاس پوری دنیا میں ہزاروں صحافیوں کا ایک ایسا نیٹ ورک موجود ہے جو اسے نہ صرف معلومات فراہم کرتا ہے بلکہ اس کی خواہشات کے مطابق پروپیگنڈا کر کے متعلقہ ملک کی رائے عامہ پر اثر انداز ہونے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ نیز سی آئی اے نہ صرف اپنے مطلب کی خبروں کی اشاعت

کا حصہ بن رہی ہے بلکہ میڈیا سے ان کے کہنے پر خبریں غائب بھی ہو جاتی ہیں۔

ہندوستان اقلیتی کمیشن نے ذرائع ابلاغ سے وابستہ متعدد نگراں اداروں کو صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے قومی میڈیا کی روش میں اصلاح پر زور دیا تھا۔ اس شکایت کا نوٹس لیتے ہوئے پرائیویٹ نیوز چینلوں کی نمائندہ تنظیم نیوز براڈ کاسٹنگ ایسوسی ایشن اسٹینڈرڈ اتھارٹی (این بی ایس اے) نے پانچ نکاتی گائیڈ لائنس جاری کر کے رپورٹنگ جیسے پیشے کو فرقہ واریت سے پاک رکھنے کی ہدایت جاری کی ہے۔ این بی ایس اے کی جانب سے جاری کی جانے والی گائیڈ لائنس میں کہا گیا ہے کہ جرائم، فسادات، قوانین اور مختلف معاملات پر خبر کو فرقہ وارانہ انداز میں نشر کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ آنجہانی جسٹس جے ایس ورما کی سربراہی والے این بی ایس اے نے اپنی ہدایات میں مزید کہا کہ جرائم (دہشت گردی) کے تعلق سے خبروں کی نشریات میں ملزمین یا مشتبہ افراد کی مذہبی حیثیت کو اجاگر نہیں کیا جانا چاہئے کیونکہ اس سے ہمارے ملک کا سیکولر تانا بانا بکھر جائے گا۔ ہدایت کے مطابق فرقہ وارانہ انداز میں خبروں کی نشریات کی وجہ سے جہاں ایک مخصوص فرقے کی شبیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے وہیں ملزم کی بری ہونے کے بعد بھی یہ شناخت اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ این بی ایس اے نے ۱۹ اپریل کو قومی اقلیتی کمیشن کے سربراہ وجاہت حبیب اللہ کے خط کے جواب میں لکھا ہے کہ:

”قومی اقلیتی کمیشن کی جانب سے جانبدارانہ رپورٹنگ کے جن پہلوؤں پر اعتراض کیا گیا ہے وہ قابل تشویش ہیں۔ اسے این بی ایس اے نے نوٹس لیتے ہوئے گائیڈ لائنس جاری کر دی ہے۔“

این بی ایس اے کے ممبر جوزف نے قومی اقلیتی کمیشن کو بتایا کہ کمیشن کی جانب سے جو تشویش ظاہر کی گئی ہے اس کو ایک لیٹر نوٹ کی شکل میں نیوز براڈ کاسٹنگ ایسوسی ایشن سے وابستہ تمام ایڈیٹروں اور ممبروں کو بھیج دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی این بی ایس اے کی جانب سے جاری ہدایات بھی دی گئی ہیں۔ ممبر جوزف نے مزید بتایا کہ اسی مفہوم پر مشتمل این بی ایس اے کی جانب سے پہلے بھی گائیڈ لائنس جاری کی جا چکی ہیں مگر قومی اقلیتی کمیشن کی نشاندہی کے بعد اسے دوبارہ بہتر طریقے سے جاری کیا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ این بی ایس اے کی گائیڈ لائنس سے قبل ملک کی دیگر ذمہ دار شخصیات کی جانب سے بھی اس طرح کی باتیں آتی رہی ہیں کہ دہشت گردی کے معاملات میں خصوصاً الیکٹرونک میڈیا اور عموماً پرنٹ میڈیا کا کردار اچھا نہیں ہے۔ ان میں سرفہرست جسٹس مارکنڈے کاٹجو کا نام ہے، جنہوں نے ابھی حال ہی میں انگریزی روزنامہ ”دی ہندو“ کے زیر اہتمام سیمینار بعنوان ”دہشت گردی کی رپورٹنگ... میڈیا کتنا حساس ہے؟“ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا یہ ماننا ہے کہ دہشت گردی کے حوالے سے میڈیا میں رپورٹنگ غلط رنگ سے پیش کی جاتی ہیں اور کسی ناخوشگوار واقعے کے فوراً بعد میڈیا خصوصاً الیکٹرونک میڈیا باضابطہ بالواسطہ طور پر مسلمانوں کو قصوروار قرار دیتا ہے۔ اپنے خطاب میں وہ کہتے ہیں کہ:

”جب بھی کوئی بم دھماکا یا ایسا کوئی تخریبی واقعہ رونما ہوتا ہے تو ایک گھنٹے کے اندر کئی ٹی وی چینل یہ بتانا شروع کر دیتے ہیں کہ انڈین مجاہدین، حرکۃ المجاہدین، یا جیش محمد اور لشکر طیبہ (اب یہ انکشاف ہوا ہے کہ آر ایس ایس نے یہ ادارے قائم کئے ہیں وہ قادیانیوں سے بھی کام لیتی ہے) سے ای میل یا ایس ایم ایس موصول ہوا ہے۔ یہاں تک کہ بعض مسلم ناموں کا ذکر کرتے ہوئے غیر ذمہ داری سے کام لیا جا رہا ہے۔ ای میل یا ایس ایم ایس کوئی فسادی شخص کسی بھی جانب سے روانہ کر سکتا ہے، مگر اسے بتانا شروع کرتے ہوئے آپ یہ پیغام دے رہے ہیں کہ تمام مسلمان دہشت گرد ہیں، ان کے پاس بم پھینکنے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ آپ سارے مسلم طبقہ کو عفریت بتاتے ہوئے فرقہ واریت کو فروغ دے رہے ہیں۔“

یاد رہے کہ گزشتہ، حیدرآباد کے دل سکھ نگر بم دھماکوں کے بعد ہی این این، آئی بی این کے ایک پروگرام میں کرن تھاپر کو انٹرویو دیتے ہوئے یہی باتیں کہتے ہوئے جسٹس کاٹجو نے کہا تھا کہ:

”انڈین مجاہدین زر خرید صحافیوں کی تخلیق کردہ تنظیم ہے جس کا مقصد ہندوستانی مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرتے ہوئے ان کے خلاف گھناؤنی مہم چلانا ہے۔ نئی دہلی، بنگلور، حیدرآباد یا کسی اور شہر میں جب بم دھماکے کا واقعہ پیش آتا ہے تو ٹی وی چینلوں پر آناً فاناً مسلمانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انڈین مجاہدین، حزب المجاہدین، جیش محمد، لشکر طیبہ جیسی تنظیموں پر الزام لگانے کا واحد مقصد یہی ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۹۰ فیصد مسلمان انصاف پسند ہیں، ان کا دہشت گردی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔“

حالات کے تناظر میں یہ بات بھی اہم ہے کہ جس برق رفتاری اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی خواہش میں قیاس پر مبنی اور بلا تحقیق رپورٹیں پیش کرتے ہوئے شبیہ بگاڑنے کی منظم

کوششیں کی جاتی رہیں۔

مخصوص رپورٹیں چھپائی بھی جاتی ہیں:

واقعات کے پس منظر میں یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ملک کے الیکٹرونک میڈیا ہو یا دیگر ان ممالک کا جن پر بالواسطہ یا بلا واسطہ امریکہ اور اسرائیل کا تسلط قائم ہے یا ان کے درمیان تعلقات میں بہتری آتی جا رہی ہے۔ ان کا ہدف پہلے نمبر پر مسلمانان ہیں اور اس کے بعد وہ تمام افراد اور جماعتیں جو ان کے شانہ بشانہ چلنا پسند نہیں کرتیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک کے الیکٹرونک میڈیا نے بھی اور دیگر ہم نوا ممالک نے بھی اس خبر کو پوری طرح نظر انداز کر دیا جس میں سابق امریکی صدارتی امیدوار رون پاول نے نائن الیون حملوں کو اسرائیلی کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس انسانیت سوز واقعے میں موساد کے ملوث ہونے کے کئی شواہد موجود ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق ایک امریکی اخبار سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نائن الیون حملوں کے حوالے سے اب کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ حملے امریکہ کی اندرونی نہیں بلکہ اسرائیلی بیرونی کارروائی ہے۔ اب تک ملنے والے تمام شواہد سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد نے یہودی لابی کے ساتھ مل کر یہ کارروائی کی۔ خیال رہے کہ نائن الیون کے واقعے کے بعد امریکا اور نیٹو کے فوجی دستوں نے القاعدہ نیٹ ورک کو ختم کرنے کے بہانے افغانستان میں وسیع پیمانے پر خونریزی کی ہے۔ اس کے نتیجے میں اب تک ہزاروں افغان مرد وخواتین اور بچے شہید اور لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ واضح رہے کہ ایران کے سابق صدر احمدی نژاد نے نائن الیون کی برسی پر عالمی برادری کے سامنے یہ سوال رکھا تھا کہ دنیا نے گیارہ ستمبر کے واقعات کے لئے جن میں دس لاکھ سے زائد افراد کو مارا گیا ہے ان کی بابت کیوں خاموشی اختیار کر لی گئی ہے؟ قابل ذکر بات ہے کہ نائن الیون حملوں کی آڑ میں عراق وافغانستان ودنیا بھر کے مسلم ممالک میں ہزاروں افراد کے قتل عام کے بعد بھی امریکا اس واقعے کے بارے میں تحفظات دور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ دونوں ٹاورز میں موجود فرنیچر اور دیگر ساز وسامان کی حالت درست، جبکہ ہزاروں لوگوں کی نعشیں جادوئی طریقے سے غائب ہونے سے شکوک وشبہات میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو دہشت گرد حملوں میں گرنے والی امریکا کی دو بڑی عمارتوں میں موجود فرنیچر ودیگر ساز وسامان کی حالت سے لگتا ہے کہ عمارتیں گری ہی نہیں جبکہ انسانی لاشوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اور ایک ہزار سے زائد لاشوں کا نام ونشان تک نہ ملنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لاشوں کو جادوئی طریقے سے فضا ہی میں غائب کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ نہ کسی انسان کے اعضا مل سکے نہ ہڈی کا ٹکڑا اور نہ انسانی جلد کا کوئی حصہ ہی ثبوت کے طور پر عمارتوں میں موجود ہے۔ یہ وہ واقعہ ہے جو رون پاول بیان کرتے ہیں اور یہی وہ دہشت گردی کے خلاف منظم جدوجہد ہے جہاں سے صلیبی جنگوں کا ایک بار پھر آغاز ہوا چاہتا ہے۔ اب ان جنگوں میں کون کس کا حلیف اور حریف بنے گا۔ یہ وقت اور حالات واضح کرتے چلے جائیں گے۔

مصر وشام وعراق میں جو سنگین صورت حال ہے ان کے اصل حقائق اور بھیانک نتائج پر پردہ ڈالا جا رہا ہے، مصر وشام دونوں میں کروڑوں ڈالر مغربی میڈیا پر خرچ کئے جا رہے ہیں تاکہ ان کے جرائم پر دبیز پردہ پڑا رہے۔

(بشکریہ پندرہ روزہ "تعمیر حیات" لکھنؤ ۲۵ جون ۲۰۱۴ء)

الفت ہے دل میں شاہِ زمن ﷺ کی بھری ہوئی

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

موزوں کلام میں جو ثنائے نبی ﷺ ہوئی
تو ابتدا سے طبع رواں منتہی ہوئی

ہر بیت میں جو وصف پیمبر ﷺ رقم ہوا
کاشانۂ سخن میں بڑی روشنی ہوئی

ظلمت رہی نہ پرتو حسن رسول ﷺ سے
بے کارائے فلک شب مہتاب بھی ہوئی

ساقی سلسبیل کے اوصاف جب پڑھے
محفل تمام مست مئے بیخودی ہوئی

تاریک شب میں آپ ﷺ نے رکھا جہاں قدم
مہتاب نقش پا سے وہاں روشنی ہوئی

سالک ہے جو کہ جادۂ عشق رسول ﷺ کا
جنت کی راہ اس کے لئے ہے کھلی ہوئی

آزادؔ اور فکر جگہ پائے گی کہاں
الفت ہے دل میں شاہِ زمن ﷺ کی بھری ہوئی

عورت کا محافظ...اسلام

گزشتہ سے پیوستہ

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی

دردِ زہ پر اجر و ثواب:

اگر بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہو تو یہ عورت درد محسوس کر رہی ہوتی ہے، حدیث پاک میں آیا ہے کہ ہر دفعہ عورت کو جو درد محسوس ہوتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو ایک عربی نسل کا غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں جب کہ دوسری حدیثوں کا مفہوم ہے کہ جس نے کسی ایک غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بری فرما دیتے ہیں، اب دیکھئے کہ عورت کے ساتھ کتنی نرمی کا معاملہ کیا گیا کہ ہر ہر درد کے اٹھنے پر ایک عربی نسل کا غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا گیا ہے۔

بچہ جنتے وقت عورت کا انتقال:

اگر بچے کی پیدائش کے دوران یہ عورت فوت ہو گئی تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ یہ عورت شہید مری، قیامت کے دن اس کو شہیدوں کی قطار میں کھڑا کیا جائے گا۔

بچے کی ولادت پر ماں کو انعام:

اگر بچہ صحیح پیدا ہو گیا زچہ بچہ خیریت سے ہیں تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ جا اس عورت سے آ کر کہتا ہے کہ اے ماں! اللہ تعالیٰ نے تجھے گناہوں سے ایسے پاک کر دیا جیسے تو اس دن پاک تھی جب تو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی، دیکھا اس نے اگر اپنے بچے کی خاطر تکلیف اٹھائی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا کتنا بڑا اجر دیا کہ اس کے پچھلے گناہوں کو اس طرح دھو دیا گیا کہ جس طرح وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی تو اس دن معصوم تھی۔

لفظ اللہ سکھانے پر اجر:

اگر یہ عورت اپنے بچے کی اچھی تربیت کرتی ہے اس کو اللہ اللہ کا لفظ سکھاتی ہے تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو بچہ اپنی زندگی میں سب سے پہلے اپنی زبان سے اللہ اللہ کا لفظ نکالتا ہے تو اللہ تعالیٰ ماں باپ کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، یہ کتنا آسان کام ہے کہ جب بچے کو اٹھایا تو لفظ کہا، اللہ! آج ہماری بہو بیٹیاں بچے کے سامنے کبھی کا لفظ کہیں گی اور کوئی زیادہ ماڈرن ہوگی تو وہ کہے گی کہ "Twinkle Twinkle Little Star" اس مسئلہ کا پتا ہی نہیں کہ اگر ہم اس بچے کے سامنے اللہ اللہ کا لفظ پڑھا کریں گے اور اس بچے نے سب سے پہلے اپنی زبان سے اللہ کا لفظ بولا تو اللہ تعالیٰ ہمارے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

بچے کو ناظرہ قرآن پاک پڑھانے کی فضیلت:

اگر عورت نے بچے کو قرآن پاک پڑھانے کے لئے بھیجا حتیٰ کہ وہ بچہ قرآن پاک ناظرہ پڑھ گیا تو جس لمحے وہ ناظرہ قرآن پاک مکمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کے ماں باپ کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

قرآن پاک حفظ کرانے کی فضیلت:

اگر بیٹا یا بیٹی کو قرآن حفظ کرنے کے لئے چھوڑا اور وہ بیٹا حافظ بن گیا یا بیٹی حافظہ بن گئی تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو نور کا ایسا تاج پہنائیں گے جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی بلکہ آفتاب کسی گھر میں آ جائے تو اتنی روشنی نہیں ہوگی جتنی اس نور کے بنے ہوئے تاج کی روشنی ہوگی لوگ حیران ہوں گے وہ پوچھیں گے یہ کون ہیں؟ ان کو کہا جائے گا کہ یہ انبیاء بھی نہیں، شہداء بھی نہیں، بلکہ وہ خوش نصیب والدین ہیں جنہوں نے اپنے بیٹا یا بیٹی کو قرآن پاک حفظ کروایا تھا، آج اللہ تعالیٰ نے نور کے بنے ہوئے تاج ان کے سروں پر رکھ دیئے تو دیکھا عورت کو قدم قدم پر اجر و ثواب مل رہے ہیں۔

گھریلو کام کاج پر اجر:

عورت اپنے گھر کے کام کاج کرتی ہے تو کام کاج کرنے پر بھی اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے، مثلاً کون عورت ہے جو گھر کے اندر صفائی کا کام نہیں کرتی؟ گھر کے اندر اپنے کپڑے نہیں دھوتی یا گھر کے اہل کھانا وغیرہ نہیں پکاتی؟ یہ کام تو سب عورتیں ہی گھر میں کرتی ہیں، اس پر بھی عورت کو اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے ایک حدیث پاک عرض کر رہا ہوں فرمایا گیا کہ جو عورت اپنے خاوند کے گھر میں کوئی بے ترتیب پڑی ہوئی چیز اٹھا کر ترتیب کے ساتھ رکھ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک نیکی عطا فرماتے ہیں، ایک گناہ معاف فرماتے ہیں اور جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں، اب عورتیں روزانہ کتنی چیزوں کو ترتیب سے گھر میں

رکھتی ہیں، کچن کی چیزوں کو ہی لے لیں تو خیال ہے کہ بچوں کی چیزوں کو تو ترتیب سے رکھتی ہوں گی۔

نیت کا فساد:

عورتوں کو نیت کرنے کا پتا ہی نہیں ہوتا کہ ہم نے کس نیت سے کام کرنا ہے، آج عورتیں کس نیت سے گھروں کو صاف رکھتی ہیں؟ اور ہی لوگ کہیں گے یہ تو گندی ہی بنی رہتی ہے، جب عورت اس نیت کے ساتھ گھر کو صاف ستھرا رکھے گی تو ذرہ برابر بھی ثواب نہیں ملے گا، اس لئے کہ اس نے لوگوں کو دکھانے کے لئے کام کیا۔

اپنی نیت درست کریں:

نیت ٹھیک کرنا ایک مستقل مسئلہ ہے آج عورتوں کو صحیح نیت کا سبق نہیں سکھایا جاتا کہ کس نیت کے ساتھ انہوں نے صفائی کرنی ہے۔ یاد رکھیں کہ نیت ٹھیک ہوگی تو ثواب مل جائے گا نیت ٹھیک نہیں ہوگی تو ثواب نہیں ملے گا۔

۱:... مثال

نیت کا ٹھیک کرنا چونکہ ایک اہم مسئلہ ہے اس لئے اس کو ایک مثال سے واضح کیا جاتا ہے علماء نے لکھا ہے کہ آدمی گھر بنائے اور کمرے کے اندر کھڑکی لگوائے روشن دان بنوائے مگر نیت یہ ہو کہ مجھے اس میں سے ہوا آئے گی اور روشنی آئے گی اس آدمی کو ہوا اور روشنی تو ملے گی مگر ثواب بالکل نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ جب اس نے نیت ہی ہوا اور روشنی کی تو وہ چیز اس کو مل گئی، ایک دوسرا آدمی اپنا کمرا بنواتا ہے اس میں کھڑکی یا روشن دان لگواتا ہے اور نیت یہ کرتا ہے مجھے اس میں سے اذان کی آواز کمرے میں سنائی دیا کرے گی تو علماء نے لکھا ہے کہ اس کو اس پر اجر و ثواب بھی ملے گا ہوا اور روشنی اس کو مفت میں مل جائے گی۔

۲:... مثال:

ایک اور مثال سمجھیں کہ ایک عورت گھر میں کھانا پکا رہی ہے اگر کھانا بناتے ہوئے اس نے سالن میں ایک گھونٹ زیادہ پانی ڈال دیا تو علماء نے مسئلہ لکھا ہے کہ جتنا پانی گھر کے سب لوگوں کے لئے کافی تھا اتنا پانی ڈالنے کے بعد اگر ایک گھونٹ پانی اور ڈال دیتی ہے اس نیت کے ساتھ کہ شاید مہمان آجائے شاید ہمیں کسی پڑوسی کو کھانا دینا پڑ جائے اس نیت کی وجہ سے اس عورت کو مہمان کا کھانا پکانے کا اور پڑوسیوں کو کھانا دینے کا ثواب عطا کر دیا جائے گا، اب بتاؤ کون سی عورت ہے جو یہ ثواب نہیں لے سکتی سب لے سکتی ہیں، اس لئے تو اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "طلب العلم فریضة علی مسلم و مسلمة" "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے گویا عورتوں پر بھی فرض ہے کہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور یہ بے چاریاں دین سے اس قدر بے بہرہ رہ جاتی ہیں کہ ان کو غسل کے فرائض کا بھی پتہ نہیں ہوتا مسائل کا صحیح پتہ نہیں ہوتا۔

اچھی نیت کا ثمرہ:

عموماً گھر کی صفائی عورت اس لئے کرتی ہے کہ جی لوگ کیا کہیں گے کہ بے وقوف سی ہے لوگ کہیں گے اس کو ذرا عقل نہیں ہے۔ نہیں اللہ کی بندی اس لئے صفائی نہ کر بلکہ نیت یہ کر لے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: "ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطھرین" ... بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے اور صاف ستھرا رہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے کیا مطلب؟ توبہ کرنے سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور ویسے صاف رہنے سے باہر کی صفائی ہوتی ہے گویا جو آدمی باہر کی صفائی کرے گا، اس سے بھی اللہ راضی اور جو دل کی صفائی کرے گا اس سے بھی اللہ راضی، تو عورتوں کا چاہئے کہ اگر گھر میں جھاڑو دے رہی ہیں تو نیت یہ کرلیں کہ اللہ پاکیزگی اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں شریعت کا حکم ہے "الطھور نصف الایمان" "صفائی آدھا ایمان ہے" تو آپ دل میں یہ نیت کرلیں کہ اس لئے گھر کی صفائی کر رہی ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاکیزگی آدھا ایمان ہے اور پاکیزہ اور صاف رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں آپ اس نیت سے گھر کو صاف رکھیں نگینہ بنا کر رکھیں گھر کے فرنیچر کو چمکائیں کپڑوں کو دھو دھو کر رکھیں آپ کو ہر کام پر اجر و ثواب ملتا چلا جائے گا، کیونکہ آپ کی نیت ٹھیک ہوگئی کہ آپ نے اللہ کی رضا کے لئے سب کچھ کیا ہے۔

ماں باپ کو ملنے کی فضیلت:

وہ کون سی بیٹی ہوگی جس کی شادی ہو اور وہ اپنے ماں باپ کو ملنے نہ آئے؟ سب ہی بیٹیاں آتی ہیں مگر نیت کیا ہوتی ہے؟ جی بس میں امی سے ملنے جا رہی ہوں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جس بچی کی شادی ہو جائے وہ اپنے ماں باپ کی زیارت کی نیت کرلے کہ میں اپنے ماں باپ سے ملنے جا رہی ہوں اور خاوند سے اجازت لے کر جائے اور دل میں یہ ہو کہ اس عمل سے اللہ راضی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہر عمل پر اسے سو نیکیاں عطا فرما دیتے ہیں سو گناہ معاف کر دیتے ہیں اور جنت میں سو درجے بلند کر دیتے ہیں۔

اب بتائیے کہ بچی اپنے ماں باپ کی زیارت کے لئے اس نیت سے آرہی ہے کہ اس عمل سے اللہ راضی ہوں گے تو حدیث کا مفہوم ہے کہ ہر قدم اٹھانے پر اسے سو نیکیاں ملیں گی سو گناہ معاف ہوں گے اور جنت میں سو درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ اگر یہ ماں باپ کے پاس آئی اور ان کے چہرے پر عقیدت کی نظر ڈالی تو اللہ تعالیٰ ہر نظر ڈالنے پر ایک حج اور عمرے کا

ثواب عطا فرمائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی! جو آدمی اپنے ماں باپ کو بار بار محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھے؟ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنی بار دیکھیں گے اتنی بار حج یا عمرے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

بچوں کی تربیت میں کمی:

آج عورتیں مائیں تو بن جاتی ہیں مگر ان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ بچے کو تربیت کیسے دینی ہے اس بیچاری نے خود ہی تربیت نہیں پائی ہوتی، اپنے بچے کو کیا تربیت دے گی آج یہی بنیادی وجہ ہے ہمارے ماحول اور معاشرے میں بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہوتی ایک وقت تھا جب مائیں بچوں کی تربیت کے لئے خوب کوشش کرتی تھیں، آج ہے کوئی ماں جو کہے میں بچے کا یقین اللہ کے ساتھ بناتی ہوں؟ ہے کوئی ماں جو کہے میں صبح شام کو کھانا کھلاتے وقت اپنے بچے کو ترغیب دیتی ہوں ہر حال میں سچ بولنا؟ ان چیزوں کی طرف توجہ ہی ہوتی، ماں باپ ذرا سی نصیحت کرے تو ماں فوراً کہتی ہے بڑا ہوگا تو ٹھیک ہو جائے گا، حالانکہ بچپن کی بری عادتیں بچپن میں بھی نہیں چھوٹتیں آج تربیت نہ ہونے کی وجہ سے اولاد جب بڑی ہو جاتی ہے تو وہ اپنے باپ سے یوں نفرت کرتی ہے جیسے کہ باپ سے نفرت کی جاتی ہے۔

ایک وقت تھا کہ عورت صبح کی نماز پڑھا کرتی تھی اور بچوں کو اپنی گود میں لے کر سورۂ یٰسین پڑھ رہی ہوتی تھی کبھی سورۂ واقعہ پڑھ رہی ہوتی تھی اس وقت بچے کے دل میں انوار اتر رہے ہوتے تھے، آج وہ مائیں کہاں گئیں جو صبح کے وقت بچے کو گود میں لے کر قرآن پڑھا کرتی تھیں؟ آج تو سورج نکل آتا ہے مگر بچہ بھی سویا ہوتا ہے اور ماں بھی سوئی ہوتی ہے شام کا وقت ہوتا ہے بچے کو ماں نے گود میں ڈالا ادھر سینے سے لگا کر دودھ پلا رہی ہے ساتھ بیٹھی ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ رہی ہے اب ماں جب تو ڈرامے میں غیر محرم مردوں کو دیکھے گی موسیقی سنے گی اور غلط کام کرے گی اور ایسی حالت میں بیٹے کو دودھ پلائے گی تو تیرا تیرا بیٹا جنید بغدادی کیسے بنے گا؟ بتا کہ تیرا بیٹا عبدالقادر جیلانی کیسے بنے گا؟

قرآن پاک سے دل لگاؤ:

سنئے وہ دل کے کانوں سے سنئے جس طرح مرد عبادت کر کے اللہ رب العزت کا تعلق حاصل کر سکتا ہے، اسی طرح عورت بھی عبادت کر کے اللہ رب العزت کا تعلق اور معرفت حاصل کر سکتی ہے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے تنور پر روٹیاں لگوائیں اور ان کو اپنے سر پر رکھا اور چلتے ہوئے کہنے لگی "لے بہن میرے تو تین پارے بھی مکمل ہو گئے اور میری روٹیاں بھی پک گئیں" پتہ یہ چلا کہ عورتیں جتنی دیر روٹیاں پکنے کے انتظار میں بیٹھتی تھیں ان کی زبان پر قرآن مجید جاری رہتا تھا حتیٰ کہ اس دوران تین تین پارے قرآن مجید کی تلاوت کر لیا کرتی تھیں۔

حضرت فاطمہؓ کا ذوقِ عبادت:

ایک وقت تھا کہ عورتیں سارا دن کام کاج میں مصروف رہتی تھیں اور جب رات آتی تھی تو مصلیٰ کے اوپر رات گزار دیا کرتی تھیں۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ سردیوں کی لمبی رات تھی، عشاء کی نماز پڑھ کر دو رکعت کی نیت باندھ لی، طبیعت میں ایسا سرور تھا، ایسا مزہ تھا، تلاوت قرآن میں ایسی حلاوت نصیب ہوئی کہ پڑھتی رہیں حتیٰ کہ جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ صبح کا وقت قریب ہونے کو ہے تو رونے بیٹھ گئیں اور یہ دعا کرنے لگیں کہ اے اللہ تیری راتیں بھی کتنی چھوٹی ہو گئیں کہ میں نے دو رکعت کی نیت باندھی اور تیری رات ختم ہو گئی۔

ایک وہ عورتیں تھیں جن کو راتوں کے چھوٹا ہونے کا شکوہ ہوا کرتا تھا ایک آج ہماری مائیں بہنیں ہیں جن میں سے قسمت والیوں کو پانچ وقت کی نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

قابل رشک عورتیں:

ایک وقت تھا کہ خاوند حضرات تجارت کے لئے گھر سے نکلا کرتے تھے تو ان کی بیویاں مصلیٰ پر بیٹھ کر چاشت کی نماز پڑھا کرتی تھیں اور دامن پھیلا پھیلا کر اللہ سے دعائیں مانگتی تھیں، اے اللہ! اے اللہ! میرے خاوند اس وقت رزق حلال کے لئے گھر سے نکل پڑا ہے، اس کے رزق میں برکت عطا فرمائیے، اس کے کام میں برکت عطا فرمائیے، عورت رو رو کر مانگ رہی ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ مرد کے کام میں برکت دے دیتے تھے۔

عورت گھر کی زینت:

مسلمان معاشرے میں عورت گھر کی ملکہ کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا گھر کے ماحول کا دارومدار عورت کی دین داری پر موقوف ہوتا ہے، عورتیں اگر نیک طبع ہوں گی تو بچوں کو بھی ویسے رنگ دیں گی، پس مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت پر بالخصوص محنت کی ضرورت ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ: "مرد پڑھا فرد پڑھا، عورت پڑھی خاندان پڑھا" ان بلیان فرنگ میں سے کسی کا قول ہے کہ "تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا" امت مسلمہ کو آج کل مسلمان لڑکیوں کی دینی تعلیم و تربیت پر محنت کرنے کی نسبتاً زیادہ ضرورت ہے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں ماں کی گود سے ہی دین کی محبت اور عمدہ اخلاق کی دولت پائیں اور افق عالم پر آفتاب و ماہتاب کی طرح نور برسا سکیں۔ آمین۔ ☆☆

مرزا قادیانی کے معارف شیطانیہ!

آخری قسط

مولانا سید مرتضیٰ حسنؒ چاندپوری

تو جب یہ ناممکن ہے کہ حسب قرار داد مرزا صاحب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی و نزول جسمانی پر تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہو اس سے حضرت صدیقؓ باہر رہیں، ورنہ مرزا صاحب حضرت صدیقؓ کا در پردہ وہ اقرار نہ فرماتے، تو اس طرف تو تمام خیر القرون کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول جسمانی پر اجماع اور ادھر مرزا صاحب کا یہ حکم کہ "جسم عنصری کا آسمان پر جانا حسب نص قرآنی سے ممتنع ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول جسمانی کا عقیدہ مشرکانہ عقیدہ ہے اور بالکل لغو اور باطل خیال اور فساد عظیم کا باعث ہے اور اسلام کے تباہ ہونے کا سبب ہے نہ اس پر اجماع ہوا، نہ پیشگوئی پر اجماع ہو سکے، پیشگوئی معمہ صورت کی طرح ہے اور اجماع کی بنا یقین اور انکشاف کلی پر ہے، عیسیٰ علیہ السلام قطعاً یقیناً فوت ہو گئے، قرآن کی تیس آیات اور احادیث صحیحہ عقل و نقل اور قرآن ان کو مارتا ہے اور جو مر گیا اس کو لوٹ کر آنا محال ہے" اور اسی کے ساتھ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ اس عقیدہ شرکیہ پر متفق، حتیٰ کہ سالہا سال تک مرزا صاحب بھی اس عقیدہ شرک عظیم پر جمع رہے اور جو تھے معنے خاص مرزا صاحب پر منکشف بھی ہوئے تو جب کہ خود ۵۲ یا ۵۳ سال کی عمر تک مشرک رہ لئے، تو اب پھر اسلام کا کیا اعتبار ہے نعوذ باللہ! ایسا دین کب قابل اعتبار ہے جس کے عامل ایسے ہوں اور وہ کتاب کب خدائی ہو سکتی ہے کہ جس کے معنی نہ کوئی اہل لسان سمجھے نہ معاذ اللہ! خود صاحب کتاب سمجھے، نہ صدہا سال تک اسکے علماء سمجھیں نہ اس کے مجدد اور محدث سمجھیں جس کتاب کے معنے تیرہ سو برس کے بعد سمجھے اور وہ بھی وہ شخص جو تمام انبیاء علیہم السلام سے معاذ اللہ برابر ہی نہیں بڑا ہو جس کے نشانات تمام انبیاء علیہم السلام سے زائد ہوں اور وہ بھی ایک دو دفعہ ہی نہیں سالہا سال تک وحی بھی بارش کی طرح برسے جب کہیں صحیح مطلب معلوم ہوا اور وہ بھی ایسا مطلب کہ تمام اہل لسان حاملین مذہب اسے غلط کہیں اور پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس قسم کی اور کس قدر غلطیاں اس کتاب کے اندر باقی ہیں جو مسئلہ آفتاب کی طرح روشن اور دن کی طرح بدیہی ہو وہ بھی کسی کی سمجھ میں نہ آوے، نہ وہ کتاب کتاب اللہ ہو سکتی ہے اور نہ وہ قابل عمل ہے، نہ اس پر عمل عقلاً جائز، نہ وہ مذہب خدائی مذہب ہو سکتا ہے جس کی کتاب کا یہ حال ہو، مرزا صاحب نے تو نعوذ باللہ قرآن شریف کو وید بنا دیا، کیوں نہ ہو کرشن جی مہاراج جی جو ہوئے۔ فرمایئے مرزا صاحب کی اس ایک عبارت سے مرزا صاحب کا تمام ساختہ پرداختہ بھی خاک میں مل گیا اور اگر مرزا صاحب کو سچا جانتے ہو تو اسلام قابل اعتبار نہ رہا، اور مرزا صاحب بھی بوجہ تعارض کلام کے قابل اعتبار نہ رہے۔ داد رے مرزائی مذہب، کسی نے سچ کہا ہے "نگلی نہ تجھا دے نہ نہانے دے" جھوٹا نہ خود سچا ہے، نہ دوسروں کو سچا رہنے دیتا ہے۔ مرزا صاحب کو سچا مان کر اسلام سے تو ہاتھ دھونا ہی پڑتا ہے مرزا صاحب کو بے کذاب دجال کہے کام نہیں چلتا، معراج جسمانی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو محال کہنا آسان نہیں۔ آخرت کی خبر تو خدا کو ہے، مگر دنیا ہی میں کس قدر ذلت اور رسوائی ہوئی، مذہب کا مذہب ہاتھ سے گیا عیسیٰ علیہ السلام کا عروج اور نزول بھی اجماعی مسئلہ ثابت ہو گیا جس کے لئے تمام عمر گنوائی تھی۔ اسلام کے ساتھ جو دشمنی اور عداوت تھی وہ بھی کھل گئی، جہالت نادانی علیحدہ ثابت ہوئی مثل مشہور ہے عیب کرون را ہنرے باید مرزا صاحب اس قدر جھوٹے مگر جھوٹ بولنا بھی نہ آیا، ایک کتاب کا جھوٹ کم سے کم اس کتاب میں تو چھپاتے مگر سچ ہے: من لم یجعل اللّٰہ لہ نوراً فمالہ من نور۔

مرزائیو! اب بھی توبہ کر لو، توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، ورنہ پھر رائے یہ ہے کہ کابل میں چلے جاؤ، امیر صاحب کو بکریاں بقول مرزا صاحب بہت پسند ہیں ۸۰۰۰۰ کی اور فرمائش ہے، مرزا صاحب کا الہام پورا ہو جائے تو اچھا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی عظمت کرو، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانو، آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا جو مدعی ہے وہ من الرحمٰن نہیں، بلکہ من الشیطان ہے۔

مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو معراج جسمانی ہوئی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور مسجد اقصیٰ سے پھر آسمانوں پر آئے ماشاء اللہ تعالیٰ پھر سدرۃ المنتہیٰ تک پھر مقام قاب قوسین او ادنیٰ ثم دنیٰ فتدلیٰ پر پہنچے، پھر خلوت خاصہ سے مشرف فرمائے گئے۔

(ماہنامہ بینات کراچی شعبان المعظم ۹۲-۱۳ھ/ستمبر ۱۹۷۲ء)

قادیانی گروہ کے بارے میں سوالات اور

مجمع فقہ الاسلامی کی قرارداد

حضرت اقدس مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

بخدمت جناب علامہ محقق الشیخ حبیب بن الخوجہ صاحب

جنرل سیکریٹری عمومی ذمہ دار برائے مجمع الفقہ الاسلامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب شیخ! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ قادیانی گروہ ان گمراہ اور دین سے ہٹے ہوئے لوگوں پر مشتمل ہے جنہوں نے دنیا بھر میں اسلام کی رسوائی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اکثر اسلامی ممالک اور بڑے شہروں سے ان کی تکفیر کے فتاویٰ جاری ہو چکے ہیں بلکہ حکومت پاکستان نے ۱۹۷۴ء میں آئین میں ترمیم کر کے ایک شق کا اضافہ کیا ہے اور یہ طے کر دیا ہے کہ قادیانی مسلمان نہیں، بلکہ غیر مسلم اقلیتی گروہ ہے۔

پھر گزشتہ سال ایک اور قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے اس گروہ پر اسلامی اصطلاحات مثلاً: "مساجد"، "اذان"، "خلفائے راشدین"، "صحابہ" امہات المومنین وغیرہ استعمال کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اسی طرح رابطہ عالم اسلامی نے بھی ۱۹۷۴ء میں جاری ہونے والے اپنے فیصلے میں اس گروہ کو ملحد اور کافر قرار دیا ہے۔

مذکورہ فیصلے ہو چکنے کے باوجود اس گروہ نے جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کی عدالت میں مسلمانوں کے خلاف کیس داخل کر دیا کہ یہ لوگ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ ہمیں اپنی مساجد میں نماز بھی نہیں پڑھنے دیتے اور اپنے قبرستانوں میں ہماری میتیں بھی دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ انہوں نے کیپ ٹاؤن کی عدالت سے مطالبہ کیا کہ وہ مسلمانوں کو اس طرح کی کارروائیوں سے روکے اور قادیانی گروہ کو بھی مسلمان قرار دے۔

شروع میں کیپ ٹاؤن کی عدالت نے مسلمانوں کے خلاف (قادیانیوں کے حق میں) فیصلہ کر دیا تھا کہ مسلمان انہیں اپنی مسجدوں میں آنے سے نہ روکیں... وغیرہ۔

چنانچہ مسلمانوں نے اس فیصلے کے خلاف عدالت میں اپیل دائر کی کہ اس فیصلے کو منسوخ کیا جائے اور مسلمانوں کو سابقہ طرز عمل سے نہ روکا جائے۔ کیپ ٹاؤن کی عدالت نے اس کے لئے ایک بنچ قائم کر دیا۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کے لئے پاکستان سے ہم دس افراد جنوبی افریقہ روانہ ہوئے۔ واقعی حمد و ثنا کے لائق اللہ ہی ہے جس نے اس ابتدائی مرحلے میں ہمیں کامیابی سے ہمکنار کیا اور عدالت نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد اپنے سابقہ فیصلے کو منسوخ کر دیا۔ اس عدالت میں جج کے فرائض ایک کرسچن خاتون ادا کر رہی تھیں، جنہوں نے بہت توجہ اور فکر سے کیس کی سماعت کی تھی۔

اس کے بعد مسلمانوں نے ایک مطالبہ یہ بھی کیا کہ "قادیانیوں کا کافر ہونا یا نہ ہونا" ایک خالص دینی معاملہ ہے۔ کسی سیکولر ادارے کو اس میں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہیں، خصوصاً جبکہ دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں رہنے والے مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ قادیانی ملت اسلامیہ سے خارج ہیں اور اب اس بحث میں کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

یہ کیس ایک یہودی جج کے حوالے کیا گیا اور آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ قادیانیوں کا ایک مرکز اسرائیل میں بھی ہے اور ان دونوں کے آپس میں مضبوط تعلقات ہیں۔ مزید سونے پر سہاگہ یہ کہ یہ جج یہودیوں کے بدعتی فرقے سے تعلق رکھتا ہے جسے آرتھوڈکس یہودیوں نے بھی اپنی برادری سے خارج کر دیا ہے۔

لہٰذا اس جج کا میلان قادیانیوں کی طرف ہونا ایک فطری بات تھی، اس لئے اس جج نے مسلمانوں کے خلاف اور قادیانیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا اور اپنے فیصلے میں کہا: "سیکولر اور روشن وہ ادارہ ہے جو کسی بھی قسم کے مذہبی تعصب سے متاثر ہوئے بغیر اس قسم کے مذہبی معاملات کا فیصلہ کر سکے۔ لہٰذا ایسے ادارے کے لئے ضروری ہے کہ اس معاملے میں دخل اندازی کرے اور غیر جانبدارانہ فیصلہ کرے۔"

عدالت کے اس فیصلے کے بعد مجبوراً مسلمانوں کو عدالت کے سامنے کتاب و سنت اور اجماع امت سے قادیانیوں کے کفر کے دلائل پیش کرنے پڑے۔ ادھر قادیانیوں نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا کہ مسلمان جو یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ تمام بڑے مسلم شہروں اور ممالک میں انہیں (قادیانیوں کو) کافر قرار دیا گیا ہے، وہ اس دعوے کو ثابت کریں۔ انہوں نے عدالت میں یہ دعویٰ بھی کیا کہ دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں کوئی ایسا ادارہ نہیں جو دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کی اجتماعی نمائندگی کر سکے۔

اسی وجہ سے مسلمانوں کو ایک ایسے نمائندہ ادارے کی ضرورت محسوس ہوئی جو دنیا کے تمام اسلامی ممالک کے علماء کی نمائندگی کر سکے اور یقیناً "مجمع الفقہ الاسلامی" ہی وہ ادارہ ہے جو اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں کے نزدیک یکساں قابل اعتماد اور مستند سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ جنوبی افریقہ کے مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ مجمع الفقہ الاسلامی مرزا غلام احمد قادیانی کا اتباع کرنے والوں (اور معتقدین) کے کفر کا فتویٰ جاری کرے، جسے وہ قادیانیوں کے کفر کے دستاویزی ثبوت کے طور پر استعمال کر سکیں۔

عدالت اس کیس کی سماعت اس سال ۵ نومبر سے شروع کرے گی، ہمیں امید ہے کہ مجمع الفقہ الاسلامی اس سے پہلے ہی مجلس کا انعقاد کرے گی۔ اس لئے بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ "مجمع" اس سال اپنی عمومی مجلس سے پہلے ہی قادیانیوں کی تکفیر کا فتویٰ صادر کردے۔

موضوع کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے میں نے فتویٰ (استفتاء) کا مسودہ تیار کرلیا ہے تاکہ اولاً مجمع کے شعبہ افتاء کے لئے اور پھر (عمومی) مجلس کے لئے راہ عمل مقرر کی جاسکے۔

اس بات کی بھی امید کی جاسکتی ہے کہ اس فتویٰ کی نقول آپ مجمع کے تمام معزز اراکین تک مجمع کی آئندہ مجلس کے ایجنڈے کے طور پر بھجوادیں گے۔ مجھے اس بات کی بھی امید ہے کہ مجمع کے تمام معزز اراکین موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اس بات سے بھی صرف نظر فرمائیں گے کہ اس موضوع کو مجمع کے شعبہ برائے تعیین ایجنڈا کے ذریعے آئندہ عمومی مجلس کے ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا۔

امید ہے کہ آنجناب بندے کو اس خط کی وصولی اور آئندہ مجلس کے ایجنڈے میں اس موضوع کی شمولیت سے آگاہ فرمائیں گے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دستخط

جناب مفتی محمد تقی العثمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

قادیانی گروہ خود کو احمدی کے نام سے موسوم کرتا ہے اور اپنے دینی معاملات میں مرزا غلام احمد قادیانی نامی ایک شخص کی پیروی کرتا ہے۔ یہ شخص ہندوستان کے ایک شہر قادیان میں پیدا ہوا، اس نے دعویٰ کیا کہ یہ نبی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور یہ ہمارے آقا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظہور ہے، اس لئے اس کی نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں ہے، پھر اس شخص نے صرف دعویٰ نبوت پر ہی بس نہیں کیا، بلکہ اس نے یہ دعویٰ بھی کر ڈالا کہ وہ گزشتہ تمام انبیاء کرام سے افضل ہے، وہ وہی مسیح موعود ہے جن کے آخری زمانے میں نزول کی خبر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

اس شخص کی کتابیں اس طرح کے بے بنیاد دعوؤں، کئی یک نبیاء کرام علیہم السلام اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین سے بھری پڑی ہیں، اس کی کتابوں سے اسی طرح کے توہین آمیز چند اقتباسات بطور مثال ضمیمہ "الف" میں پیش کئے گئے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار دو گروہوں میں تقسیم ہیں:

۱:..... قادیانی فرقہ:

یہ فرقہ نہ صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر بالکلیہ ایمان رکھتا ہے بلکہ اس کی نبوت کے منکرین کو کافر بھی قرار دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی بیوی کو ام المومنین، اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو صحابی اور خلفاء کو خلفائے راشدین قرار دیتا ہے۔

۲:... لاہوری فرقہ:

یہ فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مسیح موعود ہونے، اس کا چودھویں صدی کا مجدد ہونے اور اس کی تمام کتابوں کے حق اور واجب الاتباع ہونے پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ فرقہ اس بات پر بھی ایمان رکھتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی تھی، یہ فرقہ اس کی وحی کے سچا اور واجب الاتباع ہونے پر بھی ایمان رکھتا ہے۔ ... جو شخص مرزا کو مجدد نہ سمجھے یا اس کو کافر سمجھے وہ خود کافر ہے۔

یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی حقیقی نبی نہیں تھا بلکہ اس کی نبوت ظلی یا مجازی تھی، اس کی وحی ولایت کی تھی نہ کہ وحی نبوت اور اگر کوئی شخص اس پر ایمان نہ لائے تو وہ کافر نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی شخص اس کے جھوٹا ہونے کا یا کافر ہونے کا عقیدہ رکھے وہ ضرور کافر ہو جائے گا۔ لیکن قادیانیوں کے یہ دونوں گروہ درج ذیل امور میں متفق ہیں:

۱:... مرزا غلام احمد قادیانی ہی مسیح موعود ہے جس کے آخری زمانے (قرب قیامت) میں نازل ہونے کی خبر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

۲:... اس پر نازل ہونے والی وحی کو سچا سمجھنا اور اس کا اتباع کرنا تمام لوگوں پر واجب ہے۔

۳:... آخری زمانے میں وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ظہور (بروز) وسایہ تھا۔

۴:... وہ نہ صرف اپنے تمام دعوؤں بلکہ اپنی تمام باتوں اور اپنی تمام کتابوں میں سچا تھا۔

۵:... ہر وہ شخص جو اس کے دعوؤں کو جھٹلائے یا اسے کافر سمجھے وہ خود کافر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے علماء مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دونوں فرقوں کے کفر پر گزشتہ پچاس سال سے متفق ہیں۔

اسی طرح دیگر اسلامی ممالک کے علماء نے بھی ان علماء کرام کی تائید کی ہے بلکہ رابطۃ العالم الاسلامی نے ۱۹۷۳ء کے اجتماع نمبر ۱۴۴ میں قادیانیوں کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا تھا اور اس اجتماع میں تمام اسلامی ممالک کی نمائندہ تنظیموں نے شرکت کی تھی، پھر پاکستان میں ایک آئینی ترمیم کے ذریعے ان کو کافر قرار دیا گیا اور پاکستان کی سپریم کورٹ نے بھی اس فیصلے کو برقرار رکھا۔

اسی طرح ملائیشیا میں بھی ہوا اور اب ان قادیانیوں نے کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) کی عدالت عالیہ میں مسلمانوں کے خلاف یہی مسئلہ کھڑا کر دیا ہے اور اس سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ ان (قادیانیوں) کے مسلمان ہونے اور جو لوگ ان کو کافر سمجھتے ہیں ان کے خلاف غلطی کے مرتکب ہونے کا اعلان کرے۔

لہٰذا ہمیں امید ہے کہ مجمع الفقہ الاسلامی کے معزز اراکین درج ذیل سوالات کے جوابات سے نوازیں گے:

(۱) کیا نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان سمجھا جا سکتا ہے؟ یا اس کے کفر وارتداد کا فیصلہ کیا جائے گا؟

(۲) کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں میں سے فرقہ قادیانیہ مسلمان ہے یا کافر ہے؟

(۳) کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں میں سے لاہوری فرقہ مسلمان ہے یا کافر ہے؟

(۴) کیا کسی سیکولر ادارے کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی فرد کے اسلام یا کفر کا فیصلہ کرے؟

اور اگر کوئی سیکولر ادارہ اس طرح کا کوئی فیصلہ کرے تو کیا اس کا فیصلہ مسلمانوں پر نافذ ہوگا؟

ہم دعا گو ہیں کہ اسلامی دعوت کی نشر واشاعت کے سلسلے میں آپ سے ہونے والی لغزشوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دستخط

کلیم محمد

(رئیس مسلم جوڈیشل کونسل)

ضمیمہ الف، دعویٰ نبوت:

۱... مرزا غلام احمد قادیانی "دافع البلاء" میں لکھتا ہے: "وہ معبود برحق وہی ہے، جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء، طبع سوم، قادیان ۱۹۴۰ء)

۲... "نزول مسیح" میں لکھتا ہے: "میں نبی ہوں، یعنی کامل ظلیت کے اعتبار سے میں ایسا آئینہ ہوں جس سے صورت محمدی اور نبوت محمدی منعکس ہوتی ہیں۔" (حاشیہ نزول مسیح ص۳ طبع اول قادیان ۱۹۰۹ء)

۳... حقیقۃ الوحی کے تتمہ میں لکھتا ہے: "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ۶۸، طبع قادیان ۱۹۳۴ء)

۴... "ایک غلطی کا ازالہ" میں لکھتا ہے: "اب تک میں نے کم وبیش ڈیڑھ سو سے زائد خوشخبریاں اپنے حق میں سچ ہوتی دیکھی ہیں، جو اللہ کی طرف سے مجھے دی گئیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ۶ طبع قادیان ۱۹۰۱ء)

۵... حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں لکھتا ہے: "اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کرام کا مظہر بنایا اور ان کے ناموں کی نسبت بھی میری طرف کی ہے، چنانچہ میں ہی آدم ہوں، میں ہی شیث، میں ہی نوح، میں ہی ابراہیم، میں ہی اسحاق، میں ہی اسماعیل، میں ہی یعقوب، میں ہی یوسف، میں ہی عیسیٰ، میں ہی موسیٰ، میں ہی داؤد اور میں ہی محمد کا مظہر کامل ہوں، یعنی میں ہی محمد واحمد کا ظل (سایہ، عکس، پرتو) ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی ۷۲، طبع قادیان ۱۹۳۴ء)

۶... اپنے اخبار "بدر" میں لکھتا ہے: "میرے دو دعوے ہیں، میں رسول ہوں اور میں ہی نبی ہوں۔" (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۹ء، حقیقۃ النبوۃ ۲۷۲، ذیلی ۳)

۷... نزول مسیح میں لکھتا ہے: "انبیاء گو کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں، لیکن میں بھی معرفت میں ان سے کم نہیں ہوں۔" (نزول مسیح ۹۹ طبع اول قادیان ۱۹۰۹ء)

۸... "اسی طرح پہلے میرا عقیدہ یہ تھا کہ بھلا مسیح ابن مریم (علیہ السلام) کے سامنے میری کیا حیثیت؟ وہ نبی بھی ہیں اور مقربین میں سے بھی ہیں۔ اگر مجھے ان پر اپنی فضیلت کی کوئی دلیل معلوم ہوتی تو میں سمجھتا کہ یہ جزوی فضیلت ہے، پھر مجھ پر وحی بارش کی طرح برسنے لگی اور میں اپنے اس عقیدے پر قائم نہ رہ سکا، مجھے صراحتاً نبی کہہ کر خطاب کیا گیا کہ میں ایک حیثیت سے مستقل نبی ہوں اور ایک حیثیت سے اسلام کا نبی ہوں۔ میں اس کی پاکیزہ وحی پر اسی طرح ایمان رکھتا ہوں جس طرح اس وحی پر ایمان رکھتا ہوں جو مجھ سے پہلے نازل ہو چکی ہے۔ میں اللہ کی وحی کا فرمانبردار ہوں جب تک میرے پاس اس کے پاس سے علم نہیں آیا تھا میں ایسے ہی کہا کرتا تھا جیسے میں نے پہلے کہا اور جب میرے پاس علم آ گیا تو میں نے پہلی بات (جو اس نمبر ۸ کے شروع میں بیان کی گئی) کے خلاف کہا۔" (حقیقۃ الوحی ۱۴۹-۱۵۰ طبع قادیان ۱۹۳۴ء)

۹... خاتمہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مرزا کا عقیدہ جس پر اس کی موت واقع ہوئی، یہ تھا کہ وہ نبی ہے، یہ بات اس کے آخری خطاب جو اس کی موت کے دن "اخبار عام" میں نشر کیا گیا میں موجود ہے، اس خطاب میں درج ذیل وضاحت بھی موجود ہے: "اللہ کے حکم سے میں نبی ہوں، اگر میں اس کا انکار کروں تو گناہ گار ہوں گا اور جب اللہ ہی نے میرا نام نبی رکھا ہے تو میں کیسے انکار کر سکتا ہوں اور میں اسی عقیدے پر رہوں گا جب تک دنیا سے نہ گزر جاؤں۔" (اخبار عام، ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء، حقیقۃ النبوۃ

(ص ۲۷، مرزا محمود اور مباحثہ راولپنڈی، ۱۳۶۰ھ)

یہ خطاب اس نے ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو تحریر کیا، جو ۲۶ مئی کو نشر کیا گیا اور اسی دن نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا قادیانی کی موت واقع ہوئی۔

•ز... "اور آیت (و آخرین منھم لما یلحقوا بھم) میں جس کا ذکر ہے، میں ہی وہ نبی اور خاتم الانبیاء کا بروز (ظہور) ہوں اور براہین احمدیہ میں تیس سال پہلے اللہ ہی نے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے ہی محمد کا وجود سمجھا ہے۔ اسی لئے میری نبوت کی وجہ سے محمد کی ختم نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ سایہ اپنی اصل سے جدا نہیں ہوسکتا اور بطور سایہ (یا پرتو) میں ہی محمد ہوں۔ اسی لئے ختم نبوت ختم نہیں ہوئی کیونکہ محمد کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی ہے یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بطور نبی ہی ہیں اور کچھ نہیں۔ میری مراد یہ ہے کہ جب میں ہی محمد کا ظہور ہوں اور کمالات محمدیہ اور نبوت محمدیہ کا انعکاس میرے ہی ظلی آئینے کے ظہوری رنگ میں ہوا ہے تو میں (محمد سے ہٹ کر) کوئی الگ انسان کیسے ہوسکتا ہوں، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔

ا...... نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کا مجھلا بیٹا (مرزا بشیر احمد قادیانی) کہتا ہے: "بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں (یہ سمجھتے ہیں) کہ ظلی و بروزی نبوت، نبوت کی بہت ہلکی اقسام میں سے ہے۔ یہ صرف نفس کا دھوکا ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں۔ اس لئے کہ ظلی نبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع کی برکت سے ظلی نبی کو "من تو شدم تو من شدی" کے درجے تک پہنچادے، جب ظلی نبی اس مقام تک پہنچتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ کمالات محمدی عکس کی صورت میں اس پر نازل ہورہے ہیں، پھر یہ قربت بڑھتی جاتی ہے، حتی کہ (ظلی نبی) نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھ لیتا ہے۔ اس مقام پر پہنچنے کے بعد ہی وہ ظلی نبی کہلاتا ہے اور جب ظل (سایہ، عکس) کا تقاضا یہ ہے کہ وہ معکوس عنہ (اپنی اصل) کی مکمل صورت ہو (اور اس پر تمام انبیاء کرام بھی متفق ہیں) تو اس احمق کو (جو مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی ظلی نبوت کو نبوت کے بہت ہلکے درجات میں سے سمجھتا ہے) چاہئے کہ ہوشیار ہوجائے اور اپنے اسلام کی فکر کرے، کیونکہ اس نے شان نبوت (جو تمام نبوتوں کا تاج ہے) پر حملہ کیا ہے۔ میں یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ لوگ مسیح موعود کی نبوت میں کیوں شکوک و شبہات کا شکار ہیں؟ اور کیوں اس نبوت کو ہلکے درجے کی نبوت سمجھتے ہیں؟ کیونکہ میں کہتا ہوں کہ وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بروز (ظہور) کے ظلی نبی تھے اور اس ظلی نبوت کا مقام بہت بلند ہے۔

میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ضروری نہیں کہ جو کمالات جناب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں جمع کردیئے گئے تھے وہ کمالات سب کے سب کسی ایک نبی میں جمع کئے گئے ہوں، بلکہ ہر نبی کو ان کے عمل اور استعداد کے مطابق کمالات سے نوازا گیا، البتہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اس وقت نبوت عطا کی گئی جب انہوں نے تمام کمالات محمدیہ کو حاصل کرلیا تھا اور اس قابل ہوگئے تھے کہ ان کو ظلی نبی کہا جاسکے۔ ظلی نبوت نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پیچھے نہیں ہٹایا (ان کا درجہ کم نہیں کیا) بلکہ اتنا آگے بڑھادیا ہے کہ (جناب) نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پہلو بہ پہلو لاکھڑا کیا ہے۔"

(کلمۃ الفصل ریویو آف ریلیجنز، مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

مجوزہ جواب کا مسودہ:

محمد تقی العثمانی

رکن وفاقی شرعی عدالت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین

ا ۔۳: کتاب و سنت کی نصوص سے نہایت واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہوچکا ہے اور آپ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔ یہ اتنا بنیادی عقیدہ ہے کہ اس میں کسی تاویل کی گنجائش ہے ورنہ کسی تخصیص کی، کیونکہ یہ قرآن کریم کی صاف، صریح، واضح آیات اور متواتر و قطعی احادیث سے ثابت ہے۔

چنانچہ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"مسلمانو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔" (الاحزاب ۴۰، آسان ترجمہ قرآن)

علاوہ ازیں اس قطعی عقیدے کے ثبوت کے لئے سو سے زائد متواتر احادیث موجود ہیں، جن میں چند احادیث بطور مثال ہم پیش کررہے ہیں:

الف:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو خوب اچھی طرح سجایا سنوارا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ گھوم پھر کر اس گھر کو دیکھنے لگے اور پسندیدگی کا اظہار کرنے لگے اور پوچھنے لگے: اس آخری اینٹ کو کیوں نہیں لگایا؟ اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔"

(بخاری کتاب الانبیاء، مسلم فی الفضائل ۲: ۲۴۸)

(جاری ہے)

ایک ہفتہ

حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں!

قسط:19

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت سحبان الہند رحمۃ اللہ علیہ میدان مناظرہ میں:

یہ دور مناظروں کا تھا۔ عیسائی پادریوں سے ہندو پنڈتوں سے متعدد مناظرے ہوئے۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے معین ہوتے تھے، مربی ہوتا ایسا کہ استاذ انگلی پکڑ کر میدان مارنا سکھلا رہا ہے۔ ایک پادری نے کوئی بات کی۔ مولانا احمد سعید نے مفتی صاحب کی طرف دیکھا۔ مفتی صاحب نے ایک جملہ جواب میں فرمادیا۔ آپ نے اسے پھیلایا تو میدان مارلیا۔ پادری سے فدر ہا گیا۔ اس نے کہا کہ یہ کھسر پھسر ہورہی تھی۔ مولانا احمد سعید صاحب نے کہا کہ زبان میری ہے۔ دماغ استاذ جی کا ہے۔ ایک بات نکلی سب کچھ جو بیان ہورہا ہے یہ ان کے فیض کرم کا نتیجہ ہے۔ ایسے اعتماد سے یہ بات چلائی کہ معین سے اعانت لینی عیب کی بجائے ہنر بنادیا۔ مولانا احمد سعید کی شیریں مقالی اور مفتی صاحب کی اعانت واقعتہً سونے پر سہاگہ تھا۔

حاضر جوابی ملاحظہ ہو کہ پنڈت نے آپ کو طعنہ دیا، باعث یہ کہ پہلے آپ نا بگلی کا کام کرتے تھے۔ اس نے کہا کہ یہ ٹھوس دلیل ہے۔ تارنہیں جسے آپ کھینچ کر مطلب کا بنالیں۔ آپ نے اپنی باری پر اس کی دلیل کو توڑا اپنی دلیل قائم کی تو ساتھ ہی فرمایا کہ سونے کی ڈلی نہیں کہ آپ کی ٹھک ٹھک سے پچک جائے۔ یہ فولاد ہے۔ اسے توڑنے کے لئے بھی مرد میدان چاہئے۔ (یادرہے کہ پنڈت سنار تھا) پنڈت کے ایک سوال کا جواب مفتی صاحب نے آپ کو بتایا۔ پنڈت نے فوراً کہا کہ خالی ہو گیا؟ مفتی صاحب سے پوچھ کر بتاؤ گے؟ فوراً کہا کہ سب ان کی جوتیوں کا صدقہ ہے کہ آپ کے سامنے کھڑا بول رہا ہوں کہ آپ کے چھکے چھوٹ رہے ہیں۔ ان سے نہ پوچھوں تو کس سے پوچھوں؟

۱۹۱۹ء میں جمعیت علماء ہند بنی تو اس میں مفتی صاحب کے ساتھ برابر مولانا احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک سفر تھے۔ آپ حضرات کی جدوجہد نے مختلف مسالک کے حضرات کو ایک لڑی میں پرودیا۔ مدرسہ امینیہ میں جمعیت علماء ہند کا دفتر قائم ہوا تو حساب کتاب مفتی صاحب رکھتے تھے۔ باقی ڈاک، مہمان، رابطہ نظم وضبط تمام تر مولانا احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد تھا۔ صرف دو آدمی پورے ہندوستان میں سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے۔ نہ گھر رہنہ چڑا ای۔ بس ایک لگن تھی کہ پورے ملک کے دینی حلقہ کو انگریز دشمنی میں لاکھڑا کیا۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں گرفتار ہو کر پہلی بار میانوالی گئے۔ ایک سال کی قید بامشقت کاٹنے کے بعد ۲۸ / ستمبر ۱۹۲۲ء کو رہا ہوئے۔ آپ کل آٹھ مرتبہ گرفتار ہوئے۔ ان میں ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء کی گرفتاری بھی شامل ہے۔ گجرات اور ملتان جیل میں اپنے استاذ حضرت مفتی صاحب کا بھی ساتھ رہا۔

قارئین! آپ نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ استاذ وشاگرد کی قابل قدر جوڑی کو ایک ساتھ جیل میں جزائر انڈمان کالے پانی میں دیکھا ہے تو اس دوسری جوڑی، استاذ وشاگرد حضرت مفتی اعظم ہند اور سحبان الہند کو دیکھیں کہ کس طرح طابق النعل بالنعل ہورہا ہے۔

انگریز کے خلاف ہندو اور مسلم ایک صف میں میدان زار میں تھے۔ انگریز نے چال چلی۔ کانگریس کے ہندو لیڈر سوامی شردھانند کو جیل سے نکال کر وائسرائے سے ملاقات کرائی۔ چند دنوں بعد رہا کردیا تو اس نے شدھی کی تحریک چلا کر ہندو مسلم فسادات کرانے کا سامان کردیا۔ ادھر دوسرے ہندو کانگریسی لیڈر ڈاکٹر مونجے کو سنگھٹن کی تحریک کا علمبردار بنا کر رہی سہی کسر نکال دی۔

سر فضل حسین (مدفون بٹالہ) وزیر تعلیم پنجاب آل انڈیا مسلم ایجوکیشن کانفرنس کے اجلاس علی گڑھ کے خطبہ صدارت میں مسلمانوں کو اچھوتوں کے مقابلہ کے لئے اپیل کرتا ہے۔ غرض ہندو مسلم انگریز کے مہرے ہندو مسلم فساد کرانے میں کامیاب ہوئے۔ نتیجہ میں تحریک آزادی پچیس سال پیچھے چلی گئی۔ تحریک ترک موالات کو گاندھی جی نے معطل کردیا۔ جمعیت علماء ہند کی تاریخ میں یہ ایسا پرآشوب دور تھا کہ تحریک آزادی ہند کے لئے تمام قوموں کو متحد کرنا۔

مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کے لئے ہندوؤں کے مدمقابل کھڑے ہونا، جگہ جگہ ہندو مسلم خونریزی کی فضا میں جوش سرمدی، عالی ہمتی سے استاذ و شاگرد حریفوں سے ایک ساتھ نبرد آزما نظر آتے ہیں۔

ایک بار بریلی میں مولانا آزاد کا خطاب تھا۔ اپنے اغیار کا کردار ادا کرنے لگے۔ سو دو سو افراد پر مشتمل چاقو چھریوں سمیت جتھہ آ گیا۔ مولانا احمد سعید کھڑے ہوئے۔ اپنی شعلہ بیانی سے تین گھنٹے ان بلوائیوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے رہے۔ یہ منظر دیکھا تو مولانا آزاد نے فرمایا: "مولانا اگر آپ ہمیشہ ایسی تقریر کرتے ہیں تو دنیائے اسلام میں آپ کا جواب نہیں۔" یہ برصغیر کے نامور خطیب ہی نہیں، ابوالکلام کا اظہار حقیقت ہے۔ جس سے میرے ممدوح مولانا احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مقام فن خطابت پہچانا جا سکتا ہے۔

۱۹۴۷ء کے بٹوارے میں مولانا احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ سربکف ان خدمت کو کوئی دیانتدار کیسے نظر انداز کرے گا۔ لیکن ہمارے ہاں تو رواج یہ ہے کہ منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے۔ حضرت مفتی صاحب نے تفسیر کشف الرحمٰن لکھ کر جو اصول خدمت سرانجام دی وہ رہتی دنیا تک آپ کی ناقابل فراموش یادگار ہے۔ آپ نے اور کتابیں بھی لکھیں۔ آپ کی چند تقاریر کا مجموعہ بھی کسی زمانہ میں دیکھا تھا۔

خلاف واقعہ بات کا بتنگڑ بنا کر مسلمانوں کو بدگمان کرنا یہ لیگی سرشت یا خمیر و ضمیر کا خاصہ ہے۔ ان دنوں ایک پروپیگنڈہ یہ بھی ہوتا تھا کہ مولانا مفتی کفایت اللہ تو سیدھے سادے ہیں۔ مولانا احمد سعید نے ان کو بہکا رکھا ہے۔ خوب بھئی، اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی۔ اس پروپیگنڈہ کی وجہ یہ تھی کہ حضرت مفتی صاحب اپنے مزاج کے باعث کم گو تھے۔ ہر وقت عالمانہ وقار کے ساتھ مطلب کی بات کرتے۔ مولانا احمد سعید خطیب تھے۔ دہلوی تھے۔ اردو کے مدوجزر سے خوب آگاہ تھے۔ آپ مخالفین کو آڑے ہاتھوں لیتے تو انہیں نانی یاد آ جاتی۔ اب وہ ایسے بے پر کی نہ اڑائیں تو کیا کریں؟ ان کی مجبوری بھی تو آخر دیکھیں ناں۔

حضرت مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے جلسہ عام میں مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو جامعہ امینیہ کا مہتمم بنایا۔ مولانا احمد سعید کو سحبان الہند اس لئے کہتے ہیں کہ عرب کے جاہلی دور کا ایک شخص سحبان وائل تھا۔ اتنا اعلیٰ درجہ کا ادیب و فصیح و بلیغ خطیب کہ گفتگو میں کوئی جملہ مکرر نہ لاتا۔ جب اسی پہلے موضوع پر دوبارہ گفتگو کا موقع ملتا تو وہ نئی تعبیرات، نئے استعارے، نئی تمثیلات لا کر سامعین کو ششدر کر دیتا۔ حاتم طائی کی سخاوت، رستم کی طاقت و جوانمردی کی طرح سحبان وائل کی خطابت، فصاحت و بلاغت بھی نہ صرف عرب بلکہ عالم دنیا میں ضرب المثل ہے۔ ہند کے اہل علم نے مولانا احمد سعید صاحب کے اندر اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور کمال درجہ کی خطابت کو پایا تو آپ کو "سحبان الہند" کا خطاب دیا۔ جو واقعی آپ کی شان کے لائق تھا۔

حضرت مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیرون ہند کے تین سفر کئے۔ دو بار حجاز مقدس اور ایک بار برما تشریف لے گئے۔ درگاہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ کے متصل اور ظفر محل کے پیچھے ایک مسلمان کی ذاتی زمین تھی۔ اس کی پیش کش پر دونوں استاذ و شاگرد اور جمعیت علماء ہند کے صدر و ناظم اعلیٰ یکے بعد دیگرے یہاں دفن کئے گئے۔ جہاں ۴ دسمبر ۱۹۵۹ء بعد از مغرب سات بجے آپ نے وصال فرمایا۔

قارئین! دیوبند کے مقبرہ قاسمی میں استاذ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور شاگرد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ساتھ اور آج یہاں دہلی ظفر محل کے دروازہ پر حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سحبان الہند رحمۃ اللہ علیہ استاذ و شاگرد کو ایسے طور پر ایک ساتھ قبروں میں آرام کرتے پایا تو استاذوں و شاگردوں کی محبتوں اور وفاؤں کے عہد کو نبھانے کے تصورات سے دل و دماغ معطر ہو گئے۔ خیالات جھوم جھوم اٹھے۔ جیسے کہ اس کا بیان قلم سے ممکن نہیں۔ اعتبار نہ آئے تو تصور کر کے دیکھ لیجئے۔ ہم تو آگے چلتے ہیں۔

مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک سے ہو کر کوچ جہاں کھڑی تھی وہاں واپس آئے تو معلوم ہوا کہ سامنے کا مینار "قطب مینار" ہے جو تعمیر کا شاہکار اور مشہور عالم ہے۔ یہ قطب الدین ایبک نے بنایا تھا۔ خود تو وہ انارکلی لاہور میں ہیں۔ مجھے اس مینار پر چڑھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ دوست گئے اور پھر واپس آ کر اس کی تعمیر اور کاریگروں کے فن کے کمال کے ترانے گاتے رہے۔ لیکن مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی اور فقیر تو "زمین جنبد نہ جنبد گل محمد" بنے رہے۔ یہاں سے بس چلی تو نظام الدین دہلی پر آ کر رکی۔ اب سوچئے کہ نظام الاولیاء حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جا رہے ہیں۔ احترام میں پھونک پھونک کر چلنا شروع کیا۔ اب پہنچ گئے ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات:

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کے خلیفہ حضرت خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر تھے۔ حضرت خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں ایک حضرت خواجہ علاؤ الدین صابر کلیری تھے جو خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے بھی تھے۔ جن کے سلسلے میں آگے جا کر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔

حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر کے دوسرے خلیفہ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنہیں نظام الاولیاء، محبوب الٰہی، سلطان المشائخ اور بہت سارے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ ان کا مزار اقدس دہلی بستی نظام الدین میں ہے۔ یہ بستی نظام الدین کسی زمانہ میں دہلی سے باہر ہوگی۔ اب تو دہلی شہر کا حصہ ہے۔ اسی بستی نظام الدین میں خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نظام الاولیاء کے مزار مقدس پر بھی ایصال ثواب کے لئے حاضری ہوئی۔

حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی "محمد" تھا۔ مگر نظام الدین سے مشہور ہوئے۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ محمد بن احمد بن علی بخاری۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ۶۳۶ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا علی بخاری اور نانا خواجہ عرب بخارا سے پہلے لاہور آئے پھر بدایوں چلے گئے۔ بدایوں میں حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی احمد کا مدفن ہے۔ بدایوں میں ہی حضرت خواجہ نظام الدین کے بچپن میں والد گرامی احمد کا وصال ہوا۔ حضرت خواجہ نظام الدین کو والدہ نے پالا۔ جب گھر میں فاقہ ہوتا تو والدہ کہتی کہ بیٹا آج ہم اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ حضرت خواجہ نظام الدین ایسے فاقوں کے عادی ہوئے کہ جب فاقہ میں دیر ہو جاتی تو والدہ سے عرض کرتے کہ ہم کب اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوں گے؟ پھر ایک مدرسہ میں داخل کر دیا۔

تحصیل علم:

آپ نے قرآن مجید، عربی، وفارسی کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے استاذ کا نام ابوبکر تھا۔ یہاں سے فراغت کے بعد دہلی آئے۔ سلطان شمس الدین التمش کے استاذ مولانا شمس الملک کا اس زمانہ میں شہرہ تھا۔ خواجہ نظام الدین ان سے اور ان کے تلامذہ سے تکمیل علوم دینیہ سے فارغ ہوئے۔ آپ جب بدایوں میں تھے تب ایک غزل خوان نے ایک مجلس میں حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل بیان کئے اور پھر حضرت شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر کے فضائل بیان کئے۔ طالب علمی میں بدایوں ہی سے آپ کے دل میں شیخ فرید الدینؒ سے لقاء کا شوق دامن گیر ہوا۔ اب دہلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ، پاک پتن شریف تشریف لائے۔ ان دنوں اس شہر کا نام "اجودھن" تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر سے ملے۔ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر نے قرآن مجید کے چھ پارے تجوید کے ساتھ پڑھائے۔ عوارف کے چھ باب کا درس لیا۔ تمہید ابوشکور سلمی اور بعض کتب حضرت رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر سے پڑھیں اس وقت آپ کی عمر شریف بیس برس ہوگی۔

اخبار الاخیار ص۱۲۵ پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تحریر کیا ہے کہ ملاقات کے پہلے روز حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر سے عرض کی کہ تعلیم ترک کر کے اوراد میں مصروف رہوں یا تعلیم جاری رکھوں؟ تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر نے فرمایا کہ دونوں کو جاری رکھو۔ اس سے اندازہ ہوا کہ وہ حضرات شریعت وطریقت کے جامع تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ گنج شکرؒ نے یہ بھی فرمایا کہ تعلیم دین اور تعلیم تصوف دونوں جاری رکھو۔ پھر دیکھو کہ کون سا رنگ غالب آتا ہے۔ اسی سفر میں ہی حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت گنج شکرؒ نے خلافت سے سرفراز کیا۔ چلئے ایک بات توجہ سے ملاحظہ ہو۔

۱۔۔۔ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا جب وصال ہوا تو آپ کے بعد بننے والے جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ موقع پر موجود نہ تھے۔ بعد میں دہلی سے اجمیر گئے۔

۲۔۔۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا جب وصال ہوا تو آپ کے بعد بننے والے جانشین حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر موقع پر موجود نہ تھے۔ بعد میں ہانسی سے دہلی گئے اور عنایت کردہ اشیاء عصا، مصلی، نعلین، خرقہ وغیرہ حاصل کیا۔

۳۔۔۔ اسی طرح حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر کے وصال کے وقت حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی دہلی تھے۔ موقع پر پاکپتن موجود نہ تھے۔ یہ تینوں عجیب اتفاقات ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ تین مرتبہ پاکپتن شریف حاضر ہوئے۔ حضرت گنج شکرؒ کے وصال کے بعد آپ دہلی شہر چھوڑ کر بستی غیاث آ گئے۔ یہاں آ کر خانقاہ قائم کی۔ بعد میں اس بستی کا نام بستی نظام الدین ہوا۔ اب دہلی اتنا پھیل گیا ہے کہ یہ دہلی کا حصہ ہے۔ اسی بستی نظام الدین میں حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نظام الاولیاء کے متصل مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ڈیرہ ڈالا تو اسے دنیا کی "تبلیغ کا مرکز" بنا دیا۔

جب بادشاہ معز الدین کیقباد نے نیا شہر آباد کرنا چاہا تو اس خانقاہ شریف پر رش ہوا۔ آپ اس جگہ کو چھوڑ کہیں جانا چاہتے تھے تو کسی نے عرض کیا کہ "شہرت نہ چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ شہرت دے دیں تو بھاگنا نہ چاہئے ایسے خلق خدا کی خدمت کریں اور ان میں رہیں اس شان سے کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے شرم ساری نہ ہو۔" آپ اس مشورہ کو اشارۂ غیب سمجھ کر رک گئے اور ایسے رکے کہ آخرت میں بھی یہاں سے اٹھیں گے۔ آپ اکثر روزہ رکھتے تھے اور افطار بھی پانی سے کرتے تھے۔ خود آپ کے دستر خوان پر ہزاروں کا رش ہوتا۔ فقراء ومساکین کو یہاں کھانا ملتا تھا۔ آپ پر فتوحات کے دروازے کھلے تو آپ نے بھی خلق خدا پر ایسے فیاضی سے خرچ کیا کہ سربراہان مملکت حیران رہ گئے۔

(جاری ہے)

ذکری فرقہ اور قادیانیت میں مشابہت!

شاہ عابد خان، شریک تخصص فی الدعوۃ والارشاد

ذکری فرقہ کا فلسفہ اور ان کے خیالات دنیا کے عجائبات میں سے ہیں۔ ان کا پیغمبر اٹک (کیمبل پور) سے، ان کی کتب فارسی میں اور امت مکران کے بلوچوں سے، وجہ کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ اس دین شٹ کی بنیاد اگر کسی چیز پر قائم ہو سکتی ہے تو وہ جہالت ہے۔ جہاں بھی عجیب چیز ہے، اس کی تاریکی میں پیغمبر تو کیا خود ساختہ خدا بھی جنم لیتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو تاریخ انسانی کے ابواب الادیان اٹھا کر دیکھئے۔

اللہ کی قدرت پر قربان جایئے کہ جہاں شیاطین اور دجال ہوتے ہیں، انہی زمین سے ان کی سرکوبی کا بھی انتظام فرمایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس گمراہی کے ازالے کے لیے ایک نامور شخصیت جناب "نصیر خان نوری" کی شکل میں میدان میں اتری۔ انہوں نے شبانہ روز اس کے خلاف کام کیا، تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دین کے نام سے جو عقیدہ پھیلے، اس کی جڑیں دل و دماغ میں پیوست ہوتی ہیں اور پھر جہالت کے پردے اس پر پڑ جائیں تو ان کا کھوج لگا کر آپریشن کرنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے، جناب نصیر الدین نوری کے مسلسل جہاد کے نتیجے میں اس فرقے کی سرگرمی وقتی طور پر ختم ہوگئی، البتہ پہاڑوں اور جنگلوں میں جو لوگ بچ گئے تھے، ان کی اصلاح کی کوئی صورت اس وقت نہ بن سکی اور جب انہی لوگوں کی نسل آگے چلی تو وقت کے ساتھ ساتھ یہ لوگ دیہاتی آبادیوں سے نکل کر شہروں میں بھی آباد ہونے لگے۔ زمانے کے بدلتے حالات اور اس فرقے کے خلاف موثر کام نہ ہونے کی وجہ سے ان کو آہستہ آہستہ دوبارہ زندہ ہونے کا موقع ملا اور اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ انتہائی کم تعداد میں ہونے کے باوجود ان کی تخریبی سرگرمیاں ایک مرتبہ پھر شروع ہوگئی ہیں:

تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

ذکری فرقہ کے افراد بلوچستان کے کئی اضلاع جیسے تربت، مکران، آواران، پسنی، مضافات پنجگور، جھاؤ اور لسبیلہ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ کراچی کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں، خاص طور پر کراچی کے مضافات گوٹھوں (دیہاتوں) میں ان کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔ یہ لوگ "ملا محمد اٹکی" کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ اس فرقے کے بارے میں عام لوگوں کو بلکہ خود اس فرقہ کے لوگوں کو بھی معلومات نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس فرقہ کی مذہبی کتابیں مخطوطوں کی شکل میں ہیں اور وہ عام لوگوں کی دسترس سے باہر ہیں۔ چونکہ اس فرقہ کے افراد اپنا تعارف مسلمان کی حیثیت سے کراتے ہیں، اس لئے بعض لوگ ناواقفی کی وجہ سے اس کو مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ سمجھ لیتے ہیں۔

راقم الحروف نے کئی مہینوں تک اس فرقہ کے بارے میں تحقیق کی اور اس فرقہ کے مذہبی پیشواؤں کے قلمی اور غیر قلمی لٹریچر کا مطالعہ کیا جس کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ:

۱:... ذکری فرقہ ملا محمد اٹکی کو مہدی معہود سمجھتا ہے۔

۲:... یہ فرقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا بلکہ ملا محمد اٹکی کو خاتم النبیین سمجھتا ہے۔

۳:... اس فرقہ کے نزدیک ملا محمد اٹکی نور خدا ہے، رسول و نبی ہے، سید المرسلین ہے اور تمام انبیاء کرام اور ملائکہ عظام ملا محمد اٹکی کے خدام ہیں۔

۴:... یہ فرقہ شریعت محمدی کو منسوخ سمجھتا ہے، یہ لوگ اسلام کے اہم ترین رکن "نماز" کی ادائیگی کو کفر سمجھتے ہیں اور نماز پڑھنے والوں کے لئے بیہودہ الفاظ استعمال کر کے ان کا مذاق اڑاتے ہیں، یہ لوگ رمضان کے روزوں کے منکر ہیں، اس کے بجائے انہوں نے مختلف اوقات کے روزے تجویز کر رکھے ہیں۔ شرعی زکوٰۃ کا انکار کرتے ہیں، اس کے بجائے کم سے کم دس فیصد اپنے مذہبی پیشواؤں کو ٹیکس دیتے ہیں، حج اسلام کے منکر ہیں، اس کے بجائے "تربت" (بلوچستان) میں واقع "کوہ مراد" کا حج کرتے ہیں اور یہی ان کے نزدیک "مقام محمود" ہے۔

۵:... ذکریوں کے بقول قرآن کریم کے چالیس اجزاء تھے اور ملا محمد اٹکی کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ ان چالیس اجزاء میں سے جو چاہیں اپنے لئے انتخاب کر لیں، چنانچہ ملا محمد اٹکی نے ان میں سے دس اجزاء اپنے لئے منتخب کر لئے جو اسرار خداوندی پر مشتمل تھے، باقی اہل ظاہر کے لئے چھوڑ دیئے۔

۶:... یہ فرقہ تمام مسلمانوں کو جو ملا محمد اٹکی کو

نہیں ماننے کافر سمجھتا ہے۔

یہ تمام عقائد سامنے آجانے کے بعد اب چند سوالات جنم لیتے ہیں کہ:

۱:... جو فرقہ اور جو فرد یہ عقائد رکھتا ہو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

۲:... آیا ان سے رشتہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

۳:... اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟

چنانچہ قرآن کریم، احادیث نبویؐ اور اکابر امت کے فیصلوں کی روشنی میں محقق مفتیان کرام نے یہ فتویٰ دیا کہ:

ایسے عقائد رکھنے والے لوگ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، کسی مسلمان کا ان کے ساتھ رشتہ کرنا جائز نہیں، ان کا ذبیحہ حلال نہیں بلکہ مردار ہے۔ (ماخوذ رجسٹر نقل فتاویٰ دارالعلوم کراچی، فتویٰ نمبر ۲۲/۱۲۰۱، مورخہ ۲۲ فروری ۲۰۱۳ء)

ذکری فرقے اور قادیانی مذہب کے درمیان حیرت انگیز مشابہت پائی جاتی ہے، اتنی مشابہت کہ گویا قادیانیت، ذکریت کا نیا ایڈیشن معلوم ہوتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان مشابہت کا ایک اجمالی خاکہ یہ ہے کہ:

جس طرح ذکری فرقہ ملا محمد اٹکی کو مہدی معہود اور نبی آخرالزماں مانتا ہے، اسی طرح قادیانی مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی معہود اور نبی آخرالزماں مانتا ہے، جس طرح ذکری مذہب ملا محمد اٹکی کو اللہ تعالیٰ کا ظہور و نور مانتا ہے، اسی طرح قادیانیوں کے ہاں مرزا قادیانی کا ایک نام "نوراللہ" ہے۔ (تذکرہ ص ۱۴۳)

نیز مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے "ظھورک ظھوری" یعنی تیرا ظہور میرا ظہور ہے، جس طرح ذکریوں کے نزدیک ملا محمد اٹکی تمام رسولوں سے افضل ہے، اسی طرح یہی عقیدہ قادیانیوں کا ہے، جس طرح ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کے چالیس پارے تھے، جن میں سے دس پارے ملا محمد اٹکی کے ساتھ مخصوص کردیے گئے اسی طرح قادیانیوں کا کہنا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی نے دس پاروں کا نہیں بلکہ بیس پاروں کا قرآنی وحی پر اضافہ کیا ہے، مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔"

جس طرح ذکری مذہب کا عقیدہ ہے کہ نجات صرف ملا محمد اٹکی کی پیروی میں ہے اور نہ ماننے والے کافر ہیں، اسی طرح قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی مدار نجات ہے۔ اس کے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں جیسا کہ قادیانیوں کا خلیفہ دوم مرزا محمود اور مرزا بشیر احمد نے تصریح کی ہے، جس طرح ذکریوں کے ہاں محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا لایا ہوا دین منسوخ ہے، اسی طرح قادیانیوں کے ہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے بغیر دین اسلام لعنتی، شیطانی، قابل نفرت اور مردود ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ، ۱۳۸، ۱۳۹)

اس اجمالی مشابہت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایک مہدی کاذب ملا محمد اٹکی اور دوسرے جھوٹے مہدی کے دعاوی و نظریات کے درمیان کافی مشابہت پائی جاتی ہے، پس جس طرح قادیانی اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے مسلمان نہیں، بالکل اسی طرح ذکری لوگ بھی مسلمان نہیں۔ حق تعالیٰ شانہ ان تمام فتنوں سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

☆☆.............☆☆

امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے گا: ختم نبوت رابطہ کمیٹی

میڈیا قادیانی پروپیگنڈے کا شکار ہونے کی بجائے حقائق عوام کے سامنے لائے

امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے خاتمے کا مطالبہ کرنے والے اغیار کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے اراکین مولانا قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا عزیز الرحمن ثانی، قاری نذیر احمد، مولانا عبدالشکور حقانی، قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبدالنعیم نے ایک ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ گوجرانوالہ واقعہ کی آڑ میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے خاتمے کا مطالبہ کرنے والے قادیانیوں کے ہمدرد ہیں اور اغیار کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، قادیانیوں کے ساتھ کسی بھی قسم کی غم خواری کرنا اپنے ایمان کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے گا اور اس کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کا مقابلہ کیا جائے گا۔ علماء کرام نے کہا کہ گوجرانوالہ واقعہ پر قادیانی جماعت کے بیانات گمراہ کن اور حقائق کے منافی ہیں۔ قادیانی گروہ کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ چلا آرہا ہے کہ وہ ہر وقت جھوٹ اور فریب کاری سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اتنے ہٹ دھرم ہیں نہ تو وہ پاکستان کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی پاکستان کے آئین اور قانون کو مانتے ہیں۔ قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن کاروائیوں کی وجہ سے ملک عزیز میں امن و امان کی صورت حال ابتر ہوتی جارہی ہے اور آئے روز پاکستان میں نت نئے فسادات جنم لے رہے ہیں۔ علماء کرام نے مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بناتے ہوئے ان کی غیر آئینی، غیر قانونی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر موثر طور پر عمل درآمد یقینی بنائے۔

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نویدِ مسرت

تقریباً 40 سال بعد پہلی مرتبہ مجاہدین و شہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں کا ثمرہ منظر عام پر!

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

- ★ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی 21 روزہ کاروائی کی رپورٹ جسے حرف بہ حرف حکومت نے 21 حصوں میں شائع کیا
- ★ یہ سرکاری مستند دستاویز اپنے قاری کو حق و باطل کے معرکہ سے اسطرح روشناس کرتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کے گرو مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے گروؤں کی ذلت آمیز شکست کا عبرت ناک نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔
- ★ یہ رپورٹ مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت کے کذب اور دجل پر مہر اور ہر قادیانی و لاہوری کے لئے ''اتمام حجت'' ہے۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلی مرتبہ انتہائی کاوش و عرق ریزی سے تحقیق و تخریج سے آراستہ کر کے سرکاری رپورٹ کو 5 جلدوں (2952 صفحات) میں شائع کر دیا ہے۔ جو کہ مجلس کے ہر دفتر سے صرف لاگت کے خرچہ -/1000 روپے پر دستیاب ہے علاوہ ڈاک خرچہ، نیز vp کی سہولت حاصل نہ ہوگی۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سارے عالم میں اس ''اتمام حجت'' کو قائم کرنے کیلئے یہ پانچ جلدیں انٹرنیٹ پر ملاحظہ کرنے اور مفت محفوظ download کرنے کی سہولت بھی بہم پہنچادی ہے۔

صرف ایک کلک سے ملاحظہ اور ڈاؤن لوڈ فرمائیں

www.amtkn.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.khatm-e-nubuwwat.info
www.laulak.info
www.facebook.com/amtkn313

www.amtkn.com/nareportv1.pdf
www.amtkn.com/nareportv2.pdf
www.amtkn.com/nareportv3.pdf
www.amtkn.com/nareportv4.pdf
www.amtkn.com/nareportv5.pdf

ameer@khatm-e-nubuwwat.com, popalzai@amtkn.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان

061- 4783486
0300-4304277